SUN.25.Oct. 2026
VOLUME: 21 NO: 249
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ورقِ تازہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 25/ اکتوبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 249
۱۳؍ جمادی الاول 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

'مخالفین سے بدلا لیا جا رہا'
مشہور اداکار نصیر الدین شاہ نے بی جے پی کو بنایا تنقید کا نشانہ

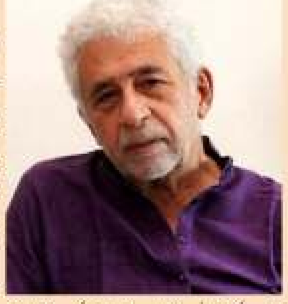

ممبئی: ۲۴؍اکتوبر (ایجنسی): مشہور و معروف اداکار نصیر الدین شاہ اپنے بے باک بیانات کے لیے جانے جاتے ہیں۔ وہ ملک کے ہر چھوٹے بڑے مسئلے پر بے باکی سے اپنی بات رکھتے ہیں۔ گزشتہ دنوں وہ جین-زی تحریک کا بھی حصہ رہے، جس میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا۔ اب اداکار نے بی جے پی پر کھل کر حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ "بنگال انتخابات میں دھوکہ دہی اور فریب سے حاصل ہونے والی جیت کے بعد بی جے پی، جو ایک جھوٹی پارٹی ہے، اب ان تمام لوگوں سے بدلہ لینے پر آمادہ ہے جو اس کے نظریات اور پالیسیوں سے اتفاق نہیں کرتے۔" بالی ووڈ اداکار نصیر الدین شاہ کا کہنا ہے کہ "اس انتقامی جذبے کا تازہ شکار ستیہ جیت رے فلم اینڈ ٹیلی ویژن انسٹی ٹیوٹ کے طلبا اور مستقبل کے فلم ساز بنے ہیں۔ انتظامیہ سے جوابدہی کا مطالبہ کرنے کے بدلے انہیں وجہ بتاؤ نوٹس دیے گئے ہیں، ان پر نظر بھی جا رہی ہے۔ انہیں دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور اب تو ان سے ہاسٹل خالی کرنے کے لیے بھی کہہ دیا گیا ہے۔" وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "بی جے پی صرف اپنے حق میں بے شرمی سے پروپیگنڈا کرنے پر اکتفا نہیں کر رہی ہے، بلکہ اب وہ لوگوں کی ذہن سازی کر کے ان کا برین واش کرنا چاہتی ہے یا انہیں ڈرا دھمکا کر خاموش کرنا چاہتی ہے۔" یہ پہلا موقع نہیں ہے جب نصیر الدین شاہ نے طلبا کی حمایت کی ہو اور بی جے پی پر حملہ کیا ہو۔ اس سے قبل جولائی میں طلبائی تحریک کے دوران بھی اداکار نے احتجاج کرنے والے طلبا کی حمایت کی تھی اور ان کے خلاف کی گئی کارروائی پر تنقید کی تھی۔ جولائی میں جین-زی کے ذریعہ 'چلو پارلیمنٹ' مارچ کے دوران کی گئی کارروائی کے خلاف نصیر الدین شاہ نے آواز اٹھائی تھی۔ انہوں نے مظاہرین کے خلاف تشدد کی مذمت کی اور اس میں شامل لوگوں کا موازنہ امریکی آئی سی ای ایجنٹوں سے کیا۔ انسٹاگرام پر شیئر کی گئی ایک ویڈیو میں انہوں نے نوجوان مظاہرین کے ساتھ کیے گئے سلوک پر اپنے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے نوجوانوں سے متعلق ان کی امیدیں مزید مضبوط ہوئی ہیں۔ اس وقت بھی نصیر الدین شاہ نے کہا تھا کہ "اگر کوئی جاہل شخص اس ملک کی قیادت کرتا ہے تو وہ یہی چاہے گا کہ پورا ملک بھی اسی کی طرح جاہل، نا سمجھ اور بے رحم بن جائے۔"

ٹرمپ کی دھمکی پر ایران برہم، انٹرنیٹ کیبل تباہ کرنے کی دی وارننگ

تہران: ۲۴؍اکتوبر (ایجنسی): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر ایران کو دھمکی دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ ایران کے خلاف ایک اور فوجی کارروائی شروع کر سکتے ہیں۔ اس سے قبل ٹرمپ نے فلوریڈا میں ایک ریلی کے دوران کہا تھا کہ ہم ایک اور مختصر 'ایپک فیوری' منصوبہ بنا سکتے ہیں۔ 'ایپک فیوری' وہ نام ہے، جو امریکی فوج نے ایران کے خلاف اپنی اس جنگ کو دیا ہے، جس کا آغاز 28 فروری کو ہوا تھا۔ رائٹرز کے مطابق ایرانی سیکورٹی حکام نے اہم اطلاع دی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر امریکہ اور اسرائیل مل کر حملہ کرتے ہیں تو سمندر کے نیچے بچھائی گئی انٹرنیٹ کیبلز کو تباہ کر دیا جائے گا۔ ایران نے اس کے لیے پوری تیاری کر لی ہے۔ یہ صورتحال ایسے وقت میں پیدا ہو رہی ہے، جب یہ واضح نہیں ہے کہ جنگ مزید کتنے دنوں تک جاری رہے گی۔ اس حوالے سے غیر یقینی صورتحال برقرار ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ اس جنگ کو جلد ختم کر سکتا ہے۔ وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ ہم اسے بہت جلد ختم کر سکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم اسے ابھی ختم کرنا چاہتے ہیں یا اسے خود ہی کمزور پڑنے دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آبنائے ہرمز سے تیل کی نقل و حرکت جاری ہے، جو عالمی توانائی کی سپلائی کے لیے ایک انتہائی اہم سمندری راستہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں جو کچھ بھی چاہیے، وہ مل رہا ہے۔ ٹرمپ نے اس تنازعہ کے حوالے سے مختلف اہداف اور وقت کی حدیں بتائی ہیں۔ اس ماہ کے آغاز میں انہوں نے کہا تھا کہ امریکہ اگلے ماہ ہونے والے وسط مدتی انتخابات سے پہلے ایران پر کوئی حملہ نہیں کرے گا۔ ان انتخابات میں کانگریس (امریکی پارلیمنٹ) پر کنٹرول داؤ پر لگا ہوا ہے۔ 'دی نیویارک ٹائمز' کی رپورٹ کے مطابق امریکی اور اسرائیلی افواج نے وسط مدتی انتخابات کے بعد دوبارہ حملے کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ امریکی حکام کے حوالے سے رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ممکنہ اہداف میں ایران کا توانائی کا بنیادی ڈھانچہ، جوہری تنصیبات اور میزائلوں و ڈرونز کے ذخیرے شامل ہو سکتے ہیں۔ کئی ممالک کے وزرائے خارجہ نے جمعہ کے روز خبردار کیا کہ ایران کے خلاف ایک اور فوجی حملہ تنازعہ کو مزید بڑھا سکتا ہے اور اس کے سنگین معاشی نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ یہ بیان استنبول میں ہونے والی ایک میٹنگ کے بعد سامنے آیا، جس میں برطانیہ، فرانس، جرمنی، ترکیہ، مصر، پاکستان، سعودی عرب اور اٹلی کے نمائندوں نے شرکت کی تھی۔

نیہا بورا کا 'پیس بانڈ' پر دستخط کرنے سے انکار

دہلی: ۲۴؍اکتوبر (ایجنسی): آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (آئسا) کی صدر نیہا بورا نے دہلی ہائی کورٹ میں اسپیشل ایگزیکٹیو مجسٹریٹ (ایس ای ایم) کے اس نوٹس کو چیلنج کیا تھا، جس میں 10 ہزار روپے کا بانڈ بھرنے اور امن برقرار رکھنے کو کہا گیا تھا۔ عدالت نے ان کی عرضی جمعہ (23 اکتوبر) کو خارج کر دی تھی۔ دوسری جانب اب نیہا بورا نے کہا ہے کہ وہ 'پیس بانڈ' پر دستخط نہیں کریں گی۔ نیہا بورا نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "اس بانڈ پر دستخط کرنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ اس ملک میں کسی جمہوری اور پرامن احتجاج کو روکنے کے لیے اس پیس بانڈ کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔" نیہا بورا نے مزید کہا کہ ہندوستان جیسے بڑے ملک میں عام لوگ جمہوریت کو 2 اہم حقوق کے طور پر سمجھتے ہیں۔ ان میں پہلا ووٹ دینے کا حق ہے اور دوسرا اپنے حقوق پر حملہ ہونے کی صورت میں اس کے خلاف آواز اٹھانے کا حق۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ووٹ دینے کے حق پر اتنا بڑا حملہ ہو رہا ہے، تو اس کے خلاف سڑکوں پر اترنا صرف ذمہ داری نہیں بلکہ شہری ہونے کے ناطے ہمارا فرض بھی ہے۔ نیہا بورا نے یہ بھی کہا کہ جب جمہوریت میں عام لوگوں سے ووٹ دینے کا حق چھینا گیا، تو ہم سڑکوں پر اترے۔ آپ نے وہ تمام احتجاج دیکھے ہیں۔ نیہا بورا نے کہا کہ لا اینڈ آرڈر برقرار رکھنے کے بجائے ہم نے لاٹھیوں اور ڈنڈوں کا استعمال ہوتے دیکھا، خواتین کے کپڑے پھاڑے گئے۔ اس پورے عمل کے دوران صحافیوں کو بھی پولیس اور دیگر سیکورٹی اہلکاروں کے ہاتھوں جس تشدد کا سامنا کرنا پڑا، اس کے بارے میں آپ لوگ بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک نوٹس ملا، جس میں لکھا تھا کہ پولیس کے پاس ایسی معلومات ہیں کہ آپ امن میں خلل ڈال سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں کسی بھی ایف آئی آر کی کاپی نہیں دی گئی۔ ہمیں صرف اتنا کہا گیا کہ آپ امن میں خلل ڈالیں گے۔

مہاراشٹر ایف ڈی اے اور ایف ایس ایس اے آئی کے مابین اختیارات کی جنگ، بامبے ہائی کورٹ پہنچا معاملہ

ممبئی: ۲۴؍اکتوبر (ایجنسی): خوراک کے کاروباروں کے لائسنس اور جانچ کے اختیارات کو لے کر مہاراشٹر حکومت اور مرکزی حکومت کے درمیان تنازعہ سامنے آیا ہے۔ مہاراشٹر حکومت نے ہندوستانی فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی (ایف ایس ایس اے آئی) کے بعض ضوابط اور احکامات کو بامبے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ ریاستی حکومت کا کہنا ہے کہ فوڈ سیفٹی قانون کے تحت ریاست میں خوراک کے کاروباروں کی جانچ اور لائسنس سے متعلق کئی اختیارات مہاراشٹر ایف ڈی اے یعنی ریاستی حکام کے پاس ہیں، لیکن ریاست کا الزام ہے کہ ایف ایس ایس اے آئی نے نئے ضوابط اور احکامات کے ذریعے ان اختیارات کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی ہے۔ اس سے ریاستی فوڈ سیفٹی افسران کے اختیارات متاثر ہو رہے ہیں۔ ریاستی حکومت نے ایف ایس ایس اے آئی کے 12 مئی 2023 کے حکم پر اعتراض کیا ہے۔ الزام ہے کہ اس حکم کی وجہ سے ریاستی فوڈ سیفٹی افسران کے لیے مرکزی لائسنس رکھنے والے کاروباروں کی جانچ پر پابندی لگ گئی۔ ریاست کا کہنا ہے کہ فوڈ سیفٹی کی جانچ کے لیے اس کے افسران کو بھی ضروری اختیارات ملنے چاہئیں۔ ریاستی حکومت نے 'فوسکوس' (ایف او ایس سی او ایس) نامی آن لائن پورٹل پر بھی سوال اٹھائے ہیں۔ اس پورٹل کا استعمال خوراک کے کاروباروں کے رجسٹریشن اور لائسنس سے متعلق کاموں کے لیے کیا جاتا ہے۔ ریاستی حکومت کا الزام ہے کہ اس نظام کے ذریعے لائسنس جاری کرنے کا اختیار زیادہ تر مرکز کے پاس چلا گیا ہے۔ ایف ایس ایس اے آئی کے حکم کے مطابق یکم اپریل 2026 سے خوراک کے کاروباروں کے سالانہ ٹرن اوور کی بنیاد پر لائسنس کے ضوابط میں تبدیلی کی گئی ہے۔ جو کچھ اس طریقے سے ہے: 1.5 کروڑ روپے تک: رجسٹریشن۔ 1.5 کروڑ روپے سے زیادہ اور 50 کروڑ تک: ریاستی لائسنس۔ 50 کروڑ روپے سے زیادہ: مرکزی لائسنس۔ ان تبدیلیوں اور متعلقہ ضوابط پر ریاستی حکومت کا مبینہ اعتراض بھی اس تنازعہ کا حصہ ہے۔ اطلاع کے مطابق مہاراشٹر حکومت نے عدالت سے 3 اہم مطالبات کیے ہیں۔

جوہر یونیورسٹی پر اب نیا بحران، ای ڈی کی کارروائی سے بڑھی ہلچل

رامپور: ۲۴؍اکتوبر (ایجنسی): رامپور واقع جوہر یونیورسٹی ایک بار پھر تنازعات کے مرکز میں ہے۔ پہلے رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (آر ڈی اے) کی جانب سے نقشہ کے بغیر تعمیر کی گئی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کے حکم کے بعد یونیورسٹی میں تعلیم کے حوالے سے بحران کا خدشہ گہرا ہو گیا تھا۔ اب انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی جانب سے ان عمارتوں کو ضبط کرنے کا عمل شروع کیے جانے کی خبروں کے باعث ایک بار پھر طلبا کی تعلیم متاثر ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ چند ماہ قبل یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کی کارروائی کے حکم کے بعد نہ صرف طلبا بلکہ سماجوادی پارٹی کے لیڈران و کارکنان بھی مخالفت میں اتر آئے تھے۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو بھی یونیورسٹی سے متعلق حکومت کی کارروائی پر سوال اٹھا چکے ہیں۔ ایسے میں اب ای ڈی کی کارروائی کی خبروں کے درمیان ایک بار پھر سیاسی بیان بازی اور احتجاج کا معاملہ گرم ہونے کا خدشہ ہے۔ یونیورسٹی کی عمارتوں کے خلاف کارروائی کا معاملہ اب صرف تعمیراتی ضابطوں تک محدود نہیں رہ گیا ہے۔ اس سے طلبا کی تعلیم، ادارے کی سرگرمیوں اور مقامی سیاست پر بھی اثر پڑنے کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کا معاملہ کمشنر کورٹ میں زیر غور ہے۔ رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی جانب سے جاری کردہ انہدام کے حکم کو یونیورسٹی انتظامیہ نے چیلنج کیا ہے۔ ایسے میں معاملے کا تصفیہ ہونے تک عمارتوں کے خلاف کارروائی کے حوالے سے صورت حال اہم بنی ہوئی ہے۔ اب ای ڈی کی جانب سے عمارتوں کو ضبط کرنے کا عمل شروع کیے جانے کی خبروں سے یہ معاملہ ایک بار پھر شدت اختیار کر گیا ہے۔ اس معاملے میں بار ایسوسی ایشن کے سابق سربراہ ستنام سنگھ مٹو کا کہنا ہے کہ ای ڈی نے جوہر یونیورسٹی کی عمارتوں کی قیمتوں کا اندازہ غلط طریقے سے لگایا ہے۔ یہ سبھی عمارتیں 2006 سے 2014 کے درمیان تعمیر ہوئی ہیں۔ اس وقت عمارتوں کی تعمیر پر خرچ الگ ہوا تھا، جبکہ ای ڈی تعمیر کے خرچ کا اندازہ 2026 کے مطابق لگا رہی ہے، جو کہ پوری طرح غلط ہے۔ دوسری طرف بار ایسوسی ایشن کے سینئر نائب سربراہ سروجیت سنگھ نے ای ڈی کی کارروائی پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ای ڈی منی لانڈرنگ معاملے کی جانچ کر رہی ہے، اور اس کو آر ڈی اے کی کارروائی سے جوڑ کر نہیں دیکھا جا سکتا۔ قابل ذکر ہے کہ جوہر یونیورسٹی کی 40 عمارتوں میں سے 38 کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے آر ڈی اے نے 15 جولائی 2026 کو انہیں منہدم کرنے کے احکامات جاری کیے تھے۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے اس حکم کو ڈویژنل کمشنر کی عدالت میں چیلنج کیا ہے۔ 22 اکتوبر کو سماعت کے دوران یونیورسٹی کی جانب سے 17 عمارتوں کے نقشے پیش کیے گئے۔ باقی دستاویزات پیش کرنے کے لیے ایک ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ اس معاملے میں اگلی سماعت 23 نومبر کو مقرر ہے۔ فی الحال انہدام کے حکم پر عبوری روک لگی ہوئی ہے۔

'اقوام متحدہ کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت' یو این کے 81 ویں یوم تاسیس کے موقع پر انتونیو گوٹیرس کا اظہار خیال

نیویارک: ۲۴؍اکتوبر (ایجنسی): اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوٹیرس نے عالمی چیلنجز کے حل، امن و سلامتی کو فروغ دینے اور انسانی حقوق کے تحفظ میں اقوام متحدہ کی اہمیت کو ایک بار پھر اجاگر کیا۔ ہفتے کے روز انہوں نے کہا کہ اپنی 81 ویں سالگرہ منا رہی اس تنظیم کی آج پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ اپنے پیغام میں گوٹیرس نے تنازعات کو سفارت کاری اور بین الاقوامی قوانین کے ذریعے حل کرنے، غربت اور بھوک سے لڑنے، انسانی حقوق کو فروغ دینے اور تنازعات، آفات اور نقل مکانی سے متاثرہ افراد تک انسانی امداد پہنچانے میں اقوام متحدہ کے طویل عرصے سے جاری کردار پر روشنی ڈالی۔ 'ایکس' پر اقوام متحدہ کے سربراہ نے کہا کہ یہ تنظیم لوگوں کی خدمت کرنے، اپنی صلاحیت کو مضبوط بنانے اور موجودہ دور کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے کام جاری رکھے گی۔ گوٹیرس نے لکھا کہ 81 برسوں سے اقوام متحدہ سفارت کاری اور قوانین کے ذریعے تنازعات کو حل کرتا آ رہا ہے، غربت اور بھوک کے خاتمے کے لیے کام کر رہا ہے۔ آج اقوام متحدہ کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ ہم لوگوں کی بہتر خدمت کرنے اور اپنے دور کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے اقوام متحدہ کو مضبوط کرنے کا کام جاری رکھیں گے۔ یوم اقوام متحدہ کے موقع پر ایک ویڈیو پیغام میں سکریٹری جنرل نے کہا کہ یہ موقع صرف ایک بین الاقوامی تنظیم کے جشن منانے کا نہیں ہے، بلکہ یہ موقع انسانیت کو برقرار رکھنے کے تصور کو زندہ رکھنے کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوم اقوام متحدہ کے موقع پر ہم صرف ایک ادارے کا نہیں، بلکہ ایک نظریے کا جشن مناتے ہیں۔ انسانیت کا مستقبل اس بات پر منحصر ہے کہ ہم امن، ترقی اور انسانی حقوق کو فروغ دینے کے لیے مل کر کتنا کام کرتے ہیں۔ 81 برسوں سے اقوام متحدہ نے اس سوچ کو حقیقت میں بدلا ہے۔ ہتھیاروں کے بجائے سفارت کاری اور قوانین کے ذریعے تنازعات کو حل کر کے زندگی بچائی ہے۔

نوئیڈا: سیکٹر 125 میں لگی شدید آگ، 6 دکانیں جل کر راکھ، ایک کی موت

دہلی: ۲۴؍اکتوبر (ایجنسی): نوئیڈا کے سیکٹر 125 میں ہفتہ (24 اکتوبر) کو شدید آتشزدگی کا واقعہ سامنے آیا ہے۔ آگ کی زد میں آنے کے سبب 5 سے 6 دکانیں جل کر راکھ ہو گئی ہیں۔ آگ کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی اور کافی مشقت کے بعد آگ پر قابو پانے میں کامیاب ہوئی۔ اس کے بعد جب جائے وقوعہ کی جانچ کی گئی تو وہاں سے ایک شخص کی لاش ملی۔ یہ معاملہ تھانہ سیکٹر 126 کے علاقہ کا ہے۔ آگ لگنے کی اطلاع پر پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی تھی۔ پولیس نے لاش کو قبضہ میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ فی الحال آگ لگنے کی وجوہات کا پتہ نہیں چل پایا ہے اور پولیس معاملے کی تحقیقات میں مصروف ہے۔ ابھی یہ واضح نہیں ہو پایا ہے کہ متوفی کون ہے اور آگ لگنے کے وقت وہ دکان کے اندر موجود تھا یا نہیں۔ اس کے متعلق تفصیلی معلومات جانچ کے بعد ہی سامنے آ سکیں گی۔ آگ کی زد میں آنے کے سبب دکانوں کو کتنا نقصان ہوا ہے، اس کی بھی تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں۔ پولیس اور متعلقہ محکمہ واقعے سے جڑے حقائق کی جانچ کر رہے ہیں۔ دوسری جانب آندھرا پردیش کے آلوری سیتارام راجو ضلع میں سڑک کی تعمیر کے مقام پر آگ لگنے سے کم از کم 5 لوگوں کی موت ہو گئی۔ یہ واقعہ ممکنہ طور پر ایک ڈمپر ٹرک میں ایندھن بھرتے وقت پیش آیا۔ پولیس کے ایک افسر نے ہفتہ کو یہ اطلاع دی۔ ہندی نیوز پورٹل 'امر اجالا' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق پولیس سپرنٹنڈنٹ امیت بردار نے بتایا کہ یہ واقعہ انت گری منڈل کے پناکوٹا گاؤں میں پیش آیا۔ یہ جگہ مرکزی علاقے سے تقریباً 100 کلومیٹر دور ہے، اس لیے یہاں کام کرنے والے مزدور اکثر گاڑیوں میں ایندھن بھرنے کے لیے ڈرموں میں ڈیزل لے کر آتے ہیں۔

دہلی میں مرکزی دستوں کی تعیناتی میں توسیع

نئی دہلی: ۲۴؍اکتوبر (ایجنسی): ایس آئی آر کی منسوخی، چیف الیکشن کمشنر کے استعفیٰ اور الیکشن کمشنروں کی تقرری کے قانون میں تبدیلی کیلئے سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں کی جانب سے رک رک کر ہونے والے مظاہروں کے اندیشوں کی بنا پر مرکزی وزارت داخلہ نے دہلی میں مرکزی مسلح پولیس فورسیز (سی اے پی ایف) کی ۴۷ کمپنیوں کی تعیناتی میں ۳۱؍اکتوبر تک بڑھا دی ہے۔ ایک کمپنی میں ۷۰ سے ۱۰۰ جوان ہوتے ہیں۔ اس طرح دہلی پولیس کے ۲۰ ہزار جوانوں کے علاوہ کم و بیش ۲۰ ہزار اضافی جوان قومی راجدھانی میں ۳۱؍ اکتوبر تک تعینات رہیں گے۔ اس ماہ کے آغاز میں کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے احتجاج کے پیش نظر فورسیز کی تعیناتی کا حکم دیا گیا تھا۔ اس میں یہ دوسری توسیع ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ وزارت داخلہ نے ۲۲؍اکتوبر کو دہلی پولیس اور متعلقہ مرکزی مسلح پولیس فورسیز کو تعیناتی کے سلسلے میں باہمی تال میل قائم رکھنے کی ہدایت دی تھی۔ دہلی پولیس کی درخواست پر یہ توسیع منظور کی گئی ہے۔ پولیس نے وزارت کو مطلع کیا تھا کہ دہلی کے مختلف "حساس" مقامات پر سیاسی جماعتوں اور دیگر تنظیموں کی جانب سے اچانک احتجاجی مظاہروں کا امکان ہے۔ حکام کے مطابق، امن و قانون کی صورت حال برقرار رکھنے کیلئے فورسیز کی تعیناتی جاری رکھنا ضروری تھا۔ دہلی میں مقامی پولیس کے ساتھ تعینات رہنے والی ان کمپنیوں میں سے ۲۵ کمپنیاں مرکزی ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کی ہیں۔

مجرم کتنا ہی ڈیپ فیک کا پردہ اوڑھ لے، اسے ڈھونڈ نکالیں گے: یوگی

لکھنؤ: ۲۴؍اکتوبر (ایجنسی): اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتے کو کہا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور ڈیپ فیک کے دور میں مجرم ٹیکنالوجی کا کتنا ہی پردہ کیوں نہ اوڑھ لے، ریاست کی سائنسی اور قانونی صلاحیت اسے ڈھونڈ نکالے گی۔ وزیر اعلیٰ لکھنؤ میں واقع اتر پردیش اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف فارنسک سائنس میں منعقدہ تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس 'ٹیک سنگم 2026' کے دوسرے دن کے پروگرام کا افتتاح کر رہے تھے۔ یوگی نے کہا، "مصنوعی ذہانت ہمارے لیے مددگار ثابت ہو سکتی ہے، لیکن اسے فیصلہ کن حیثیت نہیں دینی چاہیے۔ ٹیکنالوجی کا استعمال انسانی سمجھ بوجھ کے مطابق ہونا چاہیے، نہ کہ انسان ٹیکنالوجی کی سمجھ بوجھ پر منحصر ہو جائے۔ مکمل طور پر مصنوعی ذہانت پر انحصار مستقبل میں بحران کا سبب بن سکتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ سائنسی شواہد، فارنسک جانچ اور جدید ٹیکنالوجی کو یکجا کر کے جرائم کی تحقیقات کو موثر بنایا جا سکتا ہے اور انصاف ملنے میں ہونے والی تاخیر کو بھی کم کیا جا سکتا ہے۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق، اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے کوانٹم فارنسکس اور قانونی ضابطوں کی پابندی کے شعبوں میں کام کرنے والے مراکز امتیاز کا افتتاح کیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے رضامندی کے انتظام سے متعلق پورٹل شروع کیا، 'ابھیدیہ' منصوبے کی بنیاد رکھی اور 'اے آئی ان کنسٹرکشن' نامی کتاب کی رونمائی کی۔ کانفرنس میں سائبر سیکورٹی، ڈیجیٹل شواہد، کوانٹم ٹیکنالوجی، فارنسک سائنس اور عدالتی و انتظامی امور میں مصنوعی ذہانت کے استعمال پر ماہرین نے اپنے خیالات پیش کیے۔ وزیر اعلیٰ نے ریاست میں امن و قانون کی صورت حال میں آنے والی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا، "تقریباً 100 ایکڑ زمین پر آج عالمی معیار کا فارنسک ادارہ قائم ہے۔ کبھی اس زمین پر لکھنؤ کے ایک بڑے زمین مافیا کا قبضہ تھا۔ اس وقت پولیس بھی اس معاملے میں موثر کارروائی نہیں کر پا رہی تھی۔ سال 2017 میں پولیس افسران سے اس کی اطلاع ملنے کے بعد تحقیقات کرائی گئیں اور زمین مافیا کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی۔ دوسری ایف آئی آر درج ہوتے ہی اس نے خود سپردگی کر دی اور زمین چھوڑ دی۔" آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ایک دہائی پہلے لکھنؤ میں سائبر فارنسکس اور کوانٹم ٹیکنالوجی جیسے موضوعات پر گفتگو کرنا بھی ایک خواب جیسا محسوس ہوتا تھا۔ آج اسی زمین پر قائم ادارہ ریاست میں سائنسی تحقیقات، جرائم کی جدید تفتیش اور تکنیکی تعلیم کو نئی سمت دے رہا ہے۔ فارنسک سائنس کی اہمیت سمجھاتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے مشہور ٹی وی سیریل 'سی آئی ڈی' کی مثال دی۔ انہوں نے کہا کہ پہلے لوگ ٹیلی ویژن پر دیکھتے تھے کہ کس طرح بال یا انگلیوں کے نشان کی مدد سے مجرم تک پہنچا جاتا ہے، لیکن اب فارنسک سائنس اور جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے حقیقی زندگی میں بھی اس طرح کی تحقیقات ممکن ہو رہی ہیں۔ انصاف میں تاخیر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے ایک مافیا کے معاملے کی مثال دی، جس نے 1980 میں پہلا جرم کیا تھا، لیکن شواہد کی کمی اور ڈی این اے کے نمونے ضائع ہو جانے کے باعث اسے 2022 میں یعنی 42 سال بعد سزا مل سکی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مثال بتاتی ہے کہ جرائم کی تحقیقات میں سائنسی شواہد کتنے اہم ہیں اور بروقت ثبوت جمع کرنا عدالتی عمل کے لیے کیوں ضروری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ نئے فوجداری قوانین کے تحت سات سال سے زیادہ سزا والے

جرائم میں فارنسک شواہد جمع کرنے پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ اسی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ریاست کے تمام 18 پولیس رینج میں فارنسک لیبارٹریاں قائم کی جا رہی ہیں۔ ان میں سے 12 لیبارٹریاں تیار ہو چکی ہیں، جبکہ باقی 6 آخری مرحلے میں ہیں۔ آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اس کے علاوہ 150 سے زیادہ فارنسک وین بھی تعینات کی گئی ہیں، جن کی مدد سے جائے وقوعہ پر پہنچ کر شواہد جمع کرنے اور تحقیقات میں تیزی لانے میں مدد ملے گی۔ اس کا مقصد سائنسی شواہد کی بنیاد پر تفتیش کو مضبوط بنانا اور عدالتوں میں مقدمات کے فیصلوں میں غیر ضروری تاخیر کو کم کرنا ہے۔ انہوں نے اتر پردیش اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف فارنسک سائنس کے لیب کے ساتھ قانون کے تصور کو اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ سائنس اور قانون کو ایک دوسرے کا معاون بننا ہوگا۔ سائنسی تحقیقات کی قابل اعتماد حیثیت اور قانونی طریقہ کار کے مطابق شواہد کے استعمال سے نظام انصاف کو زیادہ موثر بنایا جا سکتا ہے۔ موجودہ دور میں ڈیٹا اور ٹیکنالوجی کو ترقی کی اہم بنیاد قرار دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش مصنوعی ذہانت اور ڈیٹا سینٹرز کے ایک بڑے مرکز کے طور پر ترقی کرنے کی سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کا ہدف 2030 تک اتر پردیش میں پانچ گیگاواٹ کی ڈیٹا سینٹر صلاحیت تیار کرنا ہے۔ اس مقصد کے لیے پانچ بڑے ڈیٹا سینٹر کلسٹر قائم کرنے کی سمت میں بھی کام کیا جا رہا ہے۔ آدتیہ ناتھ نے نوئیڈا میں شمالی ہندوستان کی پہلی سیمی کنڈکٹر فیب یونٹ قائم کیے جانے کا بھی ذکر کیا۔ ان کے مطابق، ڈیٹا سینٹرز، سیمی کنڈکٹر، سائبر سیکورٹی اور مصنوعی ذہانت جیسے شعبوں میں سرمایہ کاری سے ریاست کی تکنیکی صلاحیت میں اضافہ ہوگا اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ صنعتی ترقی اور سرمایہ کاری کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 1947 سے 2017 تک اتر پردیش میں تقریباً 14 ہزار صنعتیں قائم ہوئی تھیں، جبکہ 2017 کے بعد 35 ہزار سے زیادہ صنعتیں لگائی گئی ہیں۔ انہوں نے اس تبدیلی کو بہتر امن و قانون اور سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول سے جوڑا۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق، ریاست کے پاس تقریباً 75 ہزار ایکڑ کا لینڈ بینک ہے اور اسے 50 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تجاویز موصول ہوئی ہیں۔ لکھنؤ میں واقع ایچ سی ایل مرکز کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ 2017 میں وہاں تقریباً 100 ملازمین کام کرتے تھے، جبکہ اب ان کی تعداد بڑھ کر 12600 ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین بھی رات کی شفٹ میں کام کر رہی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اسے ریاست میں حفاظتی ماحول میں بہتری اور کام کرنے والی خواتین کی بڑھتی ہوئی تعداد کی مثال قرار دیا۔ اتر پردیش اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف فارنسک سائنس کے بانی ڈائریکٹر ڈاکٹر جی کے گوسوامی نے ادارے کے قیام اور اس کی کامیابیوں کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔

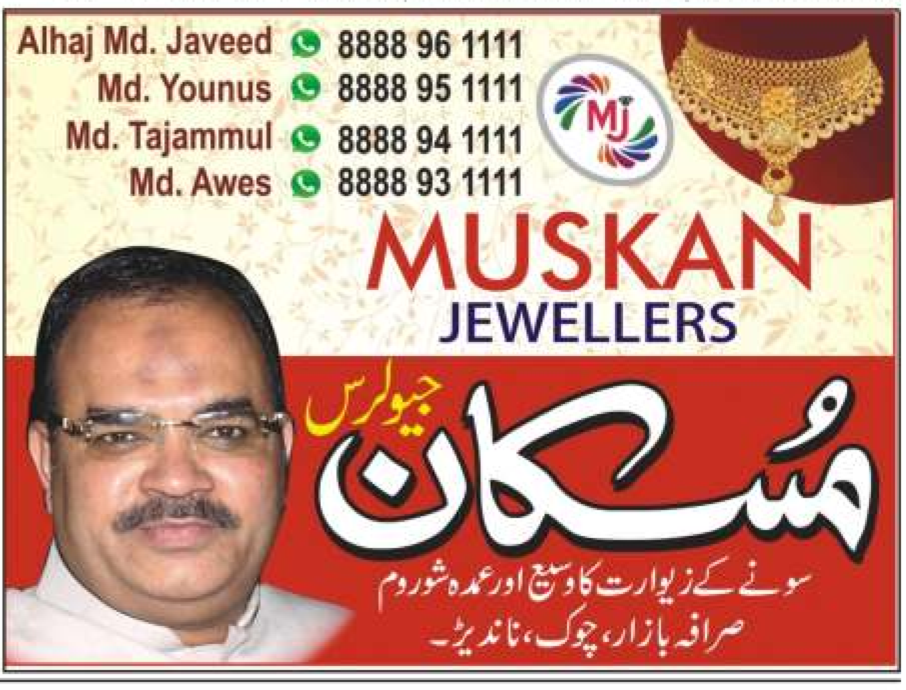

ایس آئی آر کا امتحان، جمہوریت اور اتر پردیش کی سیاست

جاوید جمال الدین

جمہوریت میں ووٹ محض ایک انتخابی نشان نہیں، بلکہ شہری کی سیاسی شناخت، آئینی حق اور اقتدار سے جواب طلبی کا بنیادی ذریعہ ہے۔ اسی لیے ووٹر فہرستوں کی تیاری اور نظرثانی کو ایک انتظامی کارروائی سمجھ کر نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ فہرستوں میں درستگی ضروری ہے، لیکن اس عمل میں کسی اہل شہری کا نام حذف ہوجائے تو معاملہ صرف کاغذی غلطی تک محدود نہیں رہتا؛ اس سے اس کے حق رائے دہی اور انتخابی نظام پر عوامی اعتماد کا سوال بھی جڑ جاتا ہے۔ ہندوستان میں رائے دہندگان کی فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی اسی بنیادی سوال کے مرکز میں آچکی ہے۔ الیکشن کمیشن کا موقف ہے کہ ووٹر فہرستوں کو درست بنانے، فرضی یا دوہرے اندراجات کی نشان دہی کرنے اور وفات شدہ یا دوسری جگہ منتقل ہوچکے ووٹروں کے ناموں کی جانچ کے لیے نظرثانی ضروری ہے۔ اصولی طور پر اس مقصد سے اختلاف نہیں کیا جاسکتا لیکن اصل امتحان یہ ہے کہ یہ عمل کس قدر شفاف، منصفانہ اور قابل احتساب ہے، اور اس دوران ہر اہل شہری کے ووٹ کے حق کا تحفظ کس طرح یقینی بنایا جاتا ہے۔ اسی تنازع نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے کردار، الیکشن کمیشن کی غیر جانب داری اور انتخابی عمل پر سیاسی جماعتوں کے اعتماد کو موضوعِ بحث بنادیا ہے۔ اکتوبر 2026 میں دہلی میں خصوصی گہری نظرثانی کے خلاف ہونے والے احتجاج، مظاہرین کی حراست اور چیف الیکشن کمشنر سے استعفے کے مطالبے نے اس بحث کو مزید شدت دی۔ 23 اکتوبر کو بھی دہلی میں احتجاج کے دوران سو سے زائد افراد کو حراست میں لیے جانے کی اطلاعات سامنے آئیں۔ مظاہرین کا الزام ہے کہ ووٹر فہرستوں میں ناموں کے حذف ہونے کے عمل پر سنجیدہ سوالات موجود ہیں؛ دوسری جانب انتخابی حکام کا موقف ہے کہ نظرثانی کا مقصد فہرستوں کو درست بنانا ہے۔ ان دعووں اور جوابی دعووں کے درمیان اصل ضرورت یہ ہے کہ سوالات کا جواب سیاسی بیان بازی کے بجائے شفاف جانچ اور قابل تصدیق حقائق سے دیا جائے۔ خصوصی گہری نظرثانی کے خلاف احتجاج کو محض حزب اختلاف کی سیاسی سرگرمی قرار دے کر مسترد کرنا بھی درست نہیں، اور احتجاج میں لگائے گئے ہر الزام کو ثابت شدہ حقیقت سمجھ لینا بھی مناسب نہیں۔ جمہوری معاشرے میں احتجاج کا حق اہم ہے، لیکن احتجاج سے اٹھنے والے سوالات کا فیصلہ شواہد، دستاویزات اور قانونی طریقۂ کار کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ دہلی میں احتجاج کرنے والوں نے چیف الیکشن کمشنر کے استعفے کا مطالبہ کیا اور ووٹر فہرستوں کی نظرثانی پر اپنے اعتراضات پیش کیے۔ اس دوران پولیس کارروائی، حراستوں اور احتجاجی سرگرمیوں پر پابندیوں نے اظہارِ رائے اور پُرامن اجتماع کے حق سے متعلق سوالات بھی پیدا کیے۔ انتظامیہ کو امن و امان برقرار رکھنے کا اختیار حاصل ہے، لیکن اس اختیار کا استعمال متناسب، قانونی اور شفاف ہونا چاہیے۔ اسی طرح احتجاج کرنے والوں کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اپنے الزامات کو قابل تصدیق شواہد کے ساتھ سامنے لائیں۔ یہاں بنیادی سوال کسی ایک سیاسی جماعت یا شخصیت کے حق یا مخالفت کا نہیں، بلکہ انتخابی ادارے کی ساکھ کا ہے۔ الیکشن کمیشن پر عوام کا اعتماد جمہوری نظام کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر ووٹر کو یہ خدشہ لاحق ہو کہ اس کا نام فہرست سے غائب ہوسکتا ہے، یا اس کے اندراج کی تفصیلات غلط ہوسکتی ہیں، تو اس کا ازالہ بروقت، آسان اور مؤثر شکایتی نظام کے ذریعے ہونا چاہیے۔ خصوصی گہری نظرثانی کی بحث میں اتر پردیش خصوصی اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ یہاں 2027 میں اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں۔ ریاست میں ووٹر لسٹوں میں بڑی تبدیلیوں نے سیاسی جماعتوں، انتخابی حکام اور شہریوں کی توجہ اس عمل کی شفافیت کی طرف مبذول کرائی ہے۔ دستیاب اطلاعات کے مطابق، اتر پردیش کی ووٹر فہرست میں اکتوبر 2025 کے تقریباً 44.15 کروڑ اندراجات کے مقابلے میں اپریل 2026 میں شائع ہونے والی نظرثانی شدہ فہرست میں ووٹروں کی تعداد تقریباً 39.13 کروڑ رہ گئی۔ یوں مجموعی طور پر تقریباً 04.2 کروڑ ناموں کی خالص کمی سامنے آئی۔ یہ ایک بڑا فرق ہے، جس کی وجوہات کو سمجھنا ضروری ہے۔ تاہم صرف مجموعی کمی کی بنیاد پر یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ تمام حذف شدہ نام اہل ووٹروں کے تھے یا اس عمل کے پیچھے کوئی منظم سیاسی مقصد کارفرما تھا۔ انتخابی حکام کی جانب سے دی گئی وجوہات میں مستقل طور پر دوسری جگہ منتقل ہونے والے افراد، فوت شدہ ووٹر، دوہرے اندراجات اور ایسے افراد شامل ہیں جن کا پتا نہیں چل سکا۔ ان زمروں کی الگ الگ جانچ اور اعداد و شمار کی وضاحت ضروری ہے، کیونکہ ہر صورتِ حال کی قانونی حیثیت مختلف ہوسکتی ہے۔ فوت شدہ شخص کا نام حذف کرنا اور کسی زندہ، اہل شہری کا نام صرف اس لیے نکال دینا کہ اس سے رابطہ نہیں ہوسکا، دو الگ معاملات ہیں۔ دوسرے معاملے میں مؤثر اطلاع، وضاحت اور اپیل کا موقع بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں پیلی بھیت کے ووٹر اندراجات سے متعلق شکایات نے بھی فہرستوں کی صحت اور انتظامی نگرانی پر سوال اٹھائے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق بعض اندراجات میں ووٹروں کی تفصیلات سے متعلق مبینہ بے ضابطگیوں کی جانچ کے بعد انتخابی حکام نے متعلقہ اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی۔ یہ معاملہ اس بات کی یاد دہانی ہے کہ فہرستوں کی درستگی صرف ناموں کو حذف کرنے سے حاصل نہیں ہوتی؛ درست شناخت، صحیح تفصیلات اور ہر تبدیلی کا قابل اعتماد ریکارڈ بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ اس لیے اتر پردیش میں ووٹروں کی تعداد میں کمی کو نہ تو معمول کی انتظامی کارروائی سمجھ کر نظرانداز کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اسے کسی انتخابی سازش کا قطعی ثبوت قرار دیا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ الیکشن کمیشن ضلع وار اور زمرہ وار اعداد و شمار واضح کرے، اعتراضات کے ازالے کی صورتِ حال بتائے اور اس بات کی تصدیق کرے کہ کوئی اہل ووٹر محض طریقۂ کار کی دشواری یا انتظامی کوتاہی کی وجہ سے اپنے حق سے محروم نہیں ہوا۔

اتر پردیش کی سیاست میں ووٹر فہرستوں کی اہمیت غیر معمولی ہے۔ ریاست کا حجم، سماجی تنوع، دیہی و شہری آبادی کا فرق اور مختلف طبقات کی سیاسی شرکت اسے انتخابی اعتبار سے نہایت اہم بناتے ہیں۔ ایسے میں ووٹر فہرستوں میں بڑی تبدیلیاں فطری طور پر سیاسی جماعتوں کے لیے تشویش کا موضوع بنیں گی، بالخصوص جب اسمبلی انتخابات قریب ہوں۔ تاہم انتخابی فہرست میں ناموں کی کمی اور کسی جماعت کے انتخابی فائدے یا نقصان کے درمیان براہِ راست تعلق ثابت کرنے کے لیے مزید شواہد درکار ہوتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں یہ الزام لگا سکتی ہیں کہ نظرثانی سے مخصوص علاقوں یا طبقات کے ووٹ متاثر ہوسکتے ہیں، لیکن ایسے دعووں کی جانچ کے لیے حذف شدہ ناموں، ان کے اسباب، متعلقہ علاقوں اور شکایات کے نتائج کا تفصیلی تجزیہ ضروری ہے۔ اس کے باوجود ایک بات واضح ہے: اگر بڑی تعداد میں اہل ووٹر اپنے ناموں کی موجودگی کے بارے میں غیر یقینی محسوس کریں، تو اس کا اثر انتخابی ماحول اور اداروں پر اعتماد دونوں پر پڑسکتا ہے۔ کسی ووٹر کے لیے یہ جاننا کافی نہیں کہ فہرستیں درست کرنے کا مقصد کیا ہے؛ اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا نام فہرست میں موجود ہے یا نہیں، غلطی کی صورت میں اسے کس دفتر سے رجوع کرنا ہے اور اس کی شکایت کا فیصلہ کب تک ہوگا۔ اتر پردیش میں انتخابی حکام نے نظرثانی کے اگلے مراحل اور اہل شہریوں کے اندراج کے لیے خصوصی مہمات کی تیاری کی اطلاع دی ہے۔ یہ اقدامات اسی وقت مؤثر ثابت ہوں گے جب ان کی معلومات عام لوگوں تک پہنچیں، مقامی سطح پر مدد دستیاب ہو اور شکایات کا بروقت ازالہ کیا جائے۔ سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری بھی کم نہیں۔ انہیں اپنے اعتراضات دستاویزات کے ساتھ پیش کرنے چاہئیں، متاثرہ ووٹروں کی مدد کرنی چاہیے اور قانونی طریقۂ کار سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ محض سیاسی بیانات یا انتخابی فائدے کے الزامات سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ دوسری جانب انتخابی اداروں کو بھی تنقید کا جواب محض تردید سے دینے کے بجائے ایسے حقائق سامنے لانے چاہئیں جن کی آزادانہ جانچ ممکن ہو۔ الیکشن کمیشن کی خودمختاری اور غیر جانب داری جمہوری نظام کی بنیادی ضرورت ہے۔ اس کی ذمہ داری صرف انتخابات منعقد کرانا نہیں، بلکہ یہ یقینی بنانا بھی ہے کہ اہل شہریوں کو ووٹ ڈالنے کا مساوی موقع حاصل ہو اور انتخابی عمل کے بارے میں غیر ضروری شکوک پیدا نہ ہوں۔ اگر ووٹر فہرستوں میں غلطیاں سامنے آئیں تو ان کی اصلاح ضروری ہے۔ اگر کسی اہل شہری کا نام غلط طور پر حذف ہوا ہو تو اس کی بحالی کا راستہ آسان ہونا چاہیے۔ اگر کسی اہلکار کی غفلت یا دانستہ بے ضابطگی ثابت ہو تو اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جانی چاہیے۔ اور اگر کسی سیاسی جماعت کا الزام درست نہ ہو تو متعلقہ ریکارڈ کے ذریعے اس کی وضاحت ہونی چاہیے۔ شفافیت کا یہی طریقہ ادارے کو مضبوط کرتا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر کے استعفے کا مطالبہ سیاسی احتجاج کا حصہ ہے، لیکن اس مطالبے سے الگ ایک بنیادی سوال اپنی جگہ قائم رہتا ہے: کیا نظرثانی کے عمل میں غلطی کی نشاندہی، شکایت کے اندراج اور منصفانہ فیصلے کے لیے مؤثر ضمانتیں موجود ہیں؟ اس سوال کا جواب کسی ایک فرد کے استعفے یا کسی جماعت کے بیان سے نہیں، بلکہ ادارہ جاتی شفافیت اور قابل اعتماد طریقۂ کار سے ملے گا۔ الیکشن کمیشن کو چاہیے کہ وہ ووٹر فہرستوں میں تبدیلیوں کی وجوہات، اعتراضات کی تعداد، منظور اور مسترد کی گئی درخواستوں اور بحال کیے گئے ناموں سے متعلق معلومات واضح انداز میں پیش کرے۔ جہاں غلطیوں کی شکایات سامنے آئی ہیں، وہاں جانچ کے نتائج بھی عوام کے سامنے رکھے جائیں۔ اس سے نہ صرف متاثرہ ووٹروں کی مدد ہوگی بلکہ غیر مصدقہ دعووں اور افواہوں کے پھیلاؤ کو بھی روکا جاسکے گا۔ خصوصی گہری نظرثانی پر جاری بحث ہندوستانی جمہوریت کے لیے ایک اہم امتحان ہے۔ ووٹر فہرستوں کی درستگی اور ہر اہل شہری کے حق رائے دہی کا تحفظ ایک دوسرے کے مخالف مقاصد نہیں، بلکہ ایک ہی جمہوری عمل کے دو لازمی تقاضے ہیں۔ درست فہرستیں انتخابی شفافیت کے لیے ضروری ہیں، لیکن یہ درستگی اسی وقت قابل اعتماد ہوگی جب اس عمل میں کسی اہل شہری کو غیر ضروری مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ دہلی کے احتجاج نے انتخابی عمل پر اعتماد، پُرامن اختلافِ رائے اور انتظامی کارروائی کے طریقے سے متعلق سوالات کو نمایاں کیا ہے۔ اتر پردیش میں ووٹر فہرستوں میں بڑی کمی اور بعض مقامات سے سامنے آنے والی بے ضابطگیوں کی شکایات ان سوالات کو مزید اہم بناتی ہیں۔ تاہم ان معاملات پر حتمی رائے قائم کرنے کے لیے مستند اعداد و شمار، شفاف تحقیقات اور ہر فریق کے دعووں کی غیر جانب دارانہ جانچ ضروری ہے۔ 2027 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے الیکشن کمیشن، ریاستی انتظامیہ، سیاسی جماعتوں اور شہری سماج سب کی ذمہ داری ہے کہ وہ ووٹر فہرستوں کو قابل اعتماد بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ انتخابی ادارے کو شفافیت اور جواب دہی دکھانی ہوگی، سیاسی جماعتوں کو ثبوت پر مبنی اعتراضات اٹھانے ہوں گے اور شہریوں کو اپنے اندراج کی جانچ کرکے ضرورت پڑنے پر بروقت دعویٰ یا اعتراض داخل کرنا ہوگا۔ جمہوریت کی مضبوطی صرف انتخابی نتائج سے نہیں، بلکہ اس اعتماد سے بھی ناپی جاتی ہے کہ ہر اہل شہری کا ووٹ اہم ہے اور اسے اپنا حق استعمال کرنے کا منصفانہ موقع ملے گا۔ خصوصی گہری نظرثانی کی کامیابی کا اصل معیار بھی یہی ہونا چاہیے: فہرستیں درست ہوں، طریقۂ کار شفاف ہو اور کسی اہل شہری کا ووٹ انتظامی غلطی یا غیر مؤثر شکایتی نظام کی نذر نہ ہو۔

رابطوں کی بقا میں یاد اور تعلق کی اہمیت

ڈاکٹر مولانا محمد عبدالصمد سمیع ندوی

اسسٹنٹ پروفیسر، مولانا آزاد کالج آف آرٹس، سائنس اینڈ کامرس، اورنگ آباد

موبائل: 9325217306

انسانی زندگی دراصل ایک مسلسل سفر کا نام ہے۔ اس سفر میں انسان مختلف راستوں سے گزرتا ہے، کئی لوگوں سے ملتا ہے اور بے شمار تعلقات قائم کرتا ہے۔ یہی تعلقات اس کی زندگی کو معنی اور وقار عطا کرتے ہیں۔ لیکن جس طرح کسی راستے کی پہچان اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک اس پر آمد و رفت جاری رہے، اسی طرح انسانی تعلقات بھی اسی وقت تک زندہ اور مضبوط رہتے ہیں جب تک ان میں رابطہ اور باہمی گفتگو باقی رہتی ہے۔ اگر کسی راستے پر مدتوں کوئی نہ گزرے تو آہستہ آہستہ وہ راستہ مٹنے لگتا ہے۔ گرد و غبار، گھاس اور جھاڑیاں اسے ڈھانپ لیتی ہیں، اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس کا وجود ہی دھندلا جاتا ہے۔ بالکل یہی معاملہ انسانی تعلقات کا بھی ہے۔ جب بات چیت کا سلسلہ رک جائے، خبرگیری ختم ہوجائے اور خاموشی کا پردہ چھا جائے تو دلوں کے درمیان فاصلے بڑھنے لگتے ہیں۔ ابتدا میں یہ فاصلہ معمولی محسوس ہوتا ہے، مگر وقت گزرنے کے ساتھ یہی فاصلہ ایک ایسی خلیج میں تبدیل ہوجاتا ہے جسے پاٹنا آسان نہیں رہتا۔ اگر ہم ذرا سا غور و فکر کریں تو اپنے اردگرد ایسی بہت سی مثالیں نظر آتی ہیں۔ کبھی کچھ دوست ایسے ہوتے تھے جو ہر وقت ایک دوسرے کے ساتھ نظر آتے تھے۔ ان کی قربت اس قدر مشہور ہوتی تھی کہ اگر ان میں سے کوئی ایک نظر نہ آئے تو لوگ فوراً پوچھ بیٹھتے: "ارے! وہ کہاں ہے؟ آج آپ اکیلے کیسے؟ سب خیریت تو ہے؟"۔ اس سوال کے پیچھے دراصل اس مضبوط تعلق کا اعتراف ہوتا تھا جو لوگوں کی نظروں میں بھی نمایاں تھا۔ مگر وقت کے ساتھ جب رابطہ کمزور پڑنے لگتا ہے اور ملاقاتوں کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے تو وہی دوست جو کبھی ایک دوسرے کے بغیر نامکمل سمجھے جاتے تھے، رفتہ رفتہ ایک دوسرے سے دور ہوجاتے ہیں۔ یہی حال صرف دوستوں تک محدود نہیں رہتا بلکہ بعض اوقات رشتہ داروں اور دفتر کے ساتھیوں یعنی کلیگس کے درمیان بھی یہی صورت حال پیدا ہوجاتی ہے۔ انسانی معاشرہ دراصل باہمی روابط اور تعلقات کی بنیاد پر قائم ہے۔ خاندان، رشتہ داری، دوستی اور سماجی روابط انسان کی زندگی کو سہارا دیتے ہیں اور اس کے وجود کو استحکام بخشتے ہیں۔ جب یہ روابط مضبوط ہوتے ہیں تو زندگی میں محبت، اعتماد اور باہمی احترام کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جب ان روابط کو نظرانداز کردیا جائے اور ایک دوسرے کی خبرگیری ختم ہوجائے تو دلوں میں اجنبیت پیدا ہونے لگتی ہے۔ یہی اجنبیت رفتہ رفتہ بے گانگی میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ اسلامی تعلیمات بھی ہمیں اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتی ہیں کہ تعلق اور یاد کو باقی رکھنا زندگی کی ایک بنیادی ضرورت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ" یعنی تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔ اس مختصر مگر بامعنی آیت میں تعلق کی ایک گہری حقیقت بیان کی گئی ہے۔ بندہ جب اپنے رب کو یاد کرتا ہے، اس سے رابطہ قائم رکھتا ہے اور اس کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی رحمت، عنایت اور نصرت کے ساتھ اسے یاد فرماتا ہے۔ گویا یاد اور رابطہ قربت کا ذریعہ ہے۔ یہی اصول انسانی تعلقات میں بھی کارفرما ہے۔ جب انسان ایک دوسرے کو یاد رکھتے ہیں، حال احوال دریافت کرتے ہیں اور رابطہ قائم رکھتے ہیں تو دلوں کے فاصلے کم ہوجاتے ہیں اور تعلقات کی ڈور مضبوط رہتی ہے۔ لیکن جب یاد اور رابطہ ختم ہوجائے تو فاصلے بڑھنے لگتے ہیں اور واپسی کے راستے آہستہ آہستہ بند ہونے لگتے ہیں۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمولی سی غلط فہمی یا وقتی ناراضگی کے باعث لوگ ایک دوسرے سے دور ہوجاتے ہیں۔ ابتدا میں انسان یہ سمجھتا ہے کہ یہ دوری عارضی ہے اور کبھی بھی ختم ہوسکتی ہے، لیکن جب اس دوری کے ساتھ خاموشی اور بے اعتنائی بھی شامل ہوجائے تو یہی وقتی فاصلہ مستقل جدائی کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ چاہنے کے باوجود وہ دروازہ دوبارہ نہیں کھلتا اور وہ راستہ دوبارہ نظر نہیں آتا جو کبھی بہت قریب محسوس ہوتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ تعلقات کو زندہ رکھنے کے لئے بڑی قربانیوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کبھی ایک مختصر پیغام، کبھی چند لمحوں کی گفتگو اور کبھی ایک سادہ سی خیر خیریت کی خبرگیری بھی دلوں کے فاصلے کم کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ اصل چیز اخلاص اور توجہ ہے۔ جب انسان اپنے عزیزوں، دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ رابطہ قائم رکھتا ہے تو تعلقات کی ڈور مضبوط رہتی ہے اور واپسی کے تمام راستے بھی کھلے رہتے ہیں۔ آج کے مصروف دور میں انسان اپنی ذاتی مصروفیات اور ذمہ داریوں میں اس قدر الجھ گیا ہے کہ اسے رشتوں کے لئے وقت نکالنا مشکل محسوس ہوتا ہے۔ مگر یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ اگر روابط کا تسلسل ختم ہوجائے تو تعلقات بھی کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے دانشمندی اسی میں ہے کہ انسان دلوں کے درمیان رابطے کو برقرار رکھے اور بات چیت کے دروازے کبھی بند نہ ہونے دے۔ کیونکہ جب رابطہ باقی رہتا ہے تو امید بھی باقی رہتی ہے، واپسی کا راستہ بھی باقی رہتا ہے اور تعلقات کی روشنی بھی باقی رہتی ہے۔ لیکن جب رابطہ ختم ہوجاتا ہے تو راستے خودبخود بند ہوجاتے ہیں اور انسان آہستہ آہستہ نظروں سے بھی دور ہوجاتا ہے اور خیالوں سے بھی۔

اروناچل پردیش میں انڈیا اور چین کے فوجیوں کے درمیان کئی مقامات پر ٹکراؤ: بارڈر پولیس کے سربراہ کا اعتراف

شکیل اختر

وقت ماجا کے مقام پر انڈین اور چینی افواج آمنے سامنے آ

انڈیا کی شمال مشرقی ریاست اروناچل پردیش کے سرحدی علاقوں میں کشیدگی کی خبروں کے درمیان انڈیا اور تبت بارڈر پولیس کے ڈائریکٹر جنرل شتروجیت کپور نے اعتراف کیا ہے کہ حالیہ دنوں میں اروناچل پردیش میں کئی مقامات پر انڈین اور چینی افواج کا ٹکراؤ ہوا ہے، جو ان کے بقول اب بھی جاری ہے۔ اطلاعات کے مطابق صورتحال پر قابو رکھنے کے لیے اروناچل کے کئی سرحدی علاقوں میں بڑی تعداد میں انڈین فورسز تعینات کی گئی ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے جب سرکاری سطح پر اروناچل میں حالیہ دنوں میں چینی افواج سے ٹکراؤ کا اعتراف کیا گیا ہے۔ انڈیا کی اپوزیشن جماعت کانگریس نے مطالبہ کیا ہے کہ وزیرِ اعظم نریندر مودی قومی سلامتی کے اس اہم معاملے پر عوام کو اصل صورتحال سے آگاہ کریں۔ انڈیا کی شمال مشرقی سرحدوں کی نگرانی کرنے والی فورس انڈو تبتن بارڈر پولیس (آئی ٹی بی پی) کے سربراہ شتروجیت کپور نے راجستھان میں فورس کی ایک سالانہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: 'اروناچل پردیش میں حالیہ دنوں میں کچھ ایسی صورتحال پیدا ہوئی جس میں کئی مقامات پر ٹکراؤ کا سامنا ہوا اور یہ صورتحال اب بھی جاری ہے۔' انھوں نے اس صورتحال سے نمٹنے میں فورس کی 'شوریہ کمانڈو' ٹیموں کی کارکردگی کو سراہا۔ چین کا نام لیے بغیر انھوں نے کہا: 'حال ہی میں تشکیل دی گئی شوریہ کمانڈو فورس بہترین کام کر رہی ہے۔ وہاں ہمارے شوریہ کمانڈوز نے مثالی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ جلد ہی ہم شوریہ کمانڈوز کی ایک مکمل بٹالین تشکیل دیں گے۔' یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب لائن آف ایکچوئل کنٹرول (ایل اے سی) پر گشت اور دیگر معاملات کے حل کے لیے دونوں ممالک کے مقامی فوجی کمانڈروں کے درمیان متعدد ملاقاتوں کے بعد چھ ستمبر کو دونوں ملکوں کے کور کمانڈروں کے درمیان مذاکرات بھی ہوئے تھے۔ روزنامہ 'دی ہندو' نے سرکاری ذرائع کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ اروناچل پردیش کے تاکسنگ گاؤں کے قریب اسافیلا کے علاقے میں جولائی سے چینی اور انڈین افواج ایک دوسرے کے مقابل موجود تھیں۔ رپورٹ کے مطابق: 'جولائی میں کسی گئیں۔ مختصر کشیدگی کے بعد دونوں جانب کے فوجی واپس چلے گئے، تاہم چند روز بعد چینی پیپلز لبریشن آرمی (پی ایل اے) کے اہلکار بڑی تعداد میں دوبارہ وہاں پہنچے اور تقریباً چھ سے سات کلومیٹر اندر اس علاقے میں خیمے نصب کر لیے، جسے انڈیا اپنا علاقہ تصور کرتا ہے۔' یہ صورتحال 11 سے 13 ستمبر تک نئی دہلی میں منعقد ہونے والے برکس سربراہی اجلاس (جس میں چینی صدر شی جن پنگ بھی شریک ہوئے تھے) اور جولائی کے بعد سرحدی تنازع پر ہونے والے اعلیٰ سطح کے تین مذاکراتی ادوار کے باوجود برقرار رہی۔ آئی ٹی بی پی کے سربراہ شتروجیت کپور نے اہلکاروں اور کمانڈوز سے خطاب کرتے ہوئے کہا: 'چین کا روایتی انداز میں مقابلہ کرنا اب شاید زیادہ مشکل ہوگیا ہے، کیونکہ پیپلز لبریشن آرمی نے اپنی صلاحیت میں اضافے اور جدت کے لیے بڑے پیمانے پر وسائل استعمال کیے ہیں۔' انھوں نے روس، یوکرین جنگ اور ایران، اسرائیل اور امریکہ کے درمیان کشیدگی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ڈرون ٹیکنالوجی نے جنگ کا انداز بدل دیا ہے۔ 'ڈرون ایسی ٹیکنالوجی ہے جس کی مدد سے ایک نسبتاً چھوٹا ملک بھی بڑے ملک کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ روایتی افواج کا کردار تبدیل ہو رہا ہے۔ ہمیں بڑے پیمانے پر ڈرون اور اینٹی ڈرون نظام متعارف کرانے ہوں گے۔ اسی لیے ہم نے فورس کے بجٹ کا 70 فیصد حصہ ڈرونز کے لیے مختص کیا ہے۔ ہم ہر بٹالین میں ایک ڈرون پلاٹون قائم کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔' اروناچل پردیش کے تاکسنگ علاقے میں بعض مقامات پر چینی فوج کی موجودگی کے بارے میں مقامی افراد سوشل میڈیا پر اطلاعات دیتے رہے ہیں۔ بعض پوسٹس میں چینی افواج کے ساتھ کشیدگی اور ٹکراؤ کا بھی ذکر کیا گیا تھا، تاہم اروناچل پردیش کی حکومت اور مقامی فوجی حکام نے ان خبروں کو مبالغہ آمیز قرار دیتے ہوئے مسترد کردیا تھا۔ آل اروناچل پردیش سٹوڈنٹس یونین کے رابطہ سیکریٹری چوکی راجہ ہیکی نے بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا: 'لائن آف ایکچوئل کنٹرول کے نزدیک، خصوصاً اپر سوبن سیری ضلع کے تاکسنگ اور گلیمو علاقوں میں چینی افواج کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں ہمارے لیے گہری تشویش کا باعث ہیں۔ 'پی ایل اے کی نقل و حرکت کی خبروں اور فوج کی جانب سے عائد پابندیوں کے باعث مقامی لوگوں کو اپنی روایتی چراگاہوں اور شکارگاہوں تک رسائی میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔' انھوں نے مزید کہا: 'یہ علاقہ انتہائی دشوار گزار اور گھنے جنگلات سے گھرا ہوا ہے۔ ہمیں دور دراز علاقوں سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ پی ایل اے متعدد مقامات پر سرگرم ہے اور وہاں سڑکیں اور فوجی تنصیبات تعمیر کی گئی ہیں۔' چینی افواج کے ساتھ ٹکراؤ کے اعتراف کے بعد اپوزیشن جماعتوں نے حکومت پر حقائق چھپانے کا الزام عائد کیا ہے۔ کانگریس نے ایک بیان میں کہا: 'گلوان کے بعد اب اروناچل پردیش؟ اطلاعات تشویش ناک ہیں کہ چین اروناچل پردیش کے بعض علاقوں میں مزید اندر تک پیش قدمی کی کوشش کر رہا ہے۔ مودی حکومت فوری طور پر وضاحت کرے۔' کانگریس کے سینیئر رہنما اور سابق وزیر خارجہ سلمان خورشید نے کہا: 'چین کے ساتھ سرحد پر جو کچھ ہو رہا ہے اس کی مکمل حقیقت عوام کو نہیں بتائی جا رہی۔ حکومت کو چاہیے کہ اس معاملے پر پارلیمنٹ میں بیان دے اور بحث کرائے تاکہ ایک مشترکہ حکمت عملی بنائی جاسکے۔'

شیوسینا کی رہنما پریانکا چترویدی کا کہنا تھا: 'یہ قومی سلامتی کا معاملہ ہے۔ یہ ملک کے مفاد کا سوال ہے۔ وزیر داخلہ، وزیر دفاع اور وزیر خارجہ کو اس بارے میں جواب دینا چاہیے۔' کانگریس کے رہنما جے رام رمیش نے چین سے بڑھتے ہوئے تجارتی تعلقات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: 'سرحدی کشیدگی کے باوجود چین کے ساتھ بڑھتے اقتصادی روابط کس قسم کی قوم پرستی ہیں؟ ملک کو نعروں کی نہیں بلکہ قومی سلامتی کے سوال پر واضح جواب کی ضرورت ہے۔' انڈیا کی وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ایک نیوز کانفرنس میں اروناچل پردیش کی صورتحال سے متعلق سوال کے جواب میں حالیہ ٹکراؤ پر براہِ راست تبصرہ کرنے سے گریز کیا، تاہم کہا: 'ماضی میں ہم نے دیکھا ہے کہ انڈیا چین سرحد پر صورتحال اس وقت پیچیدہ ہوجاتی ہے جب چینی افواج گشت کے دوران طے شدہ علاقوں سے انحراف کرتی ہیں۔ دونوں ممالک موجودہ سفارتی اور فوجی نظام کے تحت غلط فہمیوں کے ازالے اور صورتحال کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سرحدی علاقوں میں امن برقرار رکھنا دونوں ممالک کی ترقی اور خوشحالی کے لیے ضروری ہے۔' اروناچل پردیش انڈیا کی شمال مشرقی ریاست ہے۔ چین اسے جنوبی تبت کا حصہ قرار دیتا ہے اور اسے زینان کے نام سے پکارتا ہے۔ چین اس ریاست پر دعویٰ بھی کرتا ہے۔ اروناچل پردیش کا رقبہ تقریباً 83 ہزار مربع کلومیٹر ہے اور اس کی آبادی تقریباً 16 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ ریاست کی 1129 کلومیٹر طویل سرحد چین سے ملتی ہے۔

(BBC Urdu)

ورقِ تازہ

25 Oct. 2026

اداریہ

پانچ سو کروڑ کا بھونچال

عوام کے مسائل اور بنیادی ضروریات پر بات کرنے کے بجائے، مہاراشٹرا سیاسی گلیاروں میں اب آڈیو کلپس اور خفیہ ریکارڈنگز کا شور سنائی دے رہا ہے۔ حال ہی میں مراٹھا ریزرویشن تحریک کے نمایاں چہرے منوج جرنگے پاٹل نے ایک ایسی آڈیو کلپ منظر عام پر لائی ہے جس نے مہایوتی میں زلزلہ برپا کردیا ہے۔ اس ایک کلپ نے بی جے پی اور ایکناتھ شندے کی قیادت والی حکومت کے لیے کئی کڑے سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ جالنہ کے علاقے انتروالی سراٹی میں پریس کانفرنس کے دوران سامنے آنے والی اس ریکارڈنگ میں جو دعوے کیے گئے ہیں، وہ انتہائی سنگین نوعیت کے ہیں۔ آڈیو میں موجود ایک خاتون کی آواز یہ الزام عائد کررہی ہے کہ اسمبلی انتخابات سے قبل منوج جرنگے پاٹل کو پانچ سو کروڑ روپے کی بھاری رقم ادا کی گئی تھی۔ خاتون کے مطابق بی جے پی کو جرنگے کی عوامی حمایت کا قطعی اندازہ نہیں تھا، اس لیے یہ رقم نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے بیٹے اور رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر شری کانت شندے کے ذریعے ان تک پہنچائی گئی۔ اتنے بڑے الزامات سامنے آنے کے بعد منوج جرنگے پاٹل نے خود میدان میں آکر اپنی پوزیشن واضح کی ہے۔ جمعرات کو اپنے آبائی علاقے میں اس کلپ کو عوام کے سامنے چلاتے ہوئے انہوں نے دوٹوک الفاظ میں بیان دیا کہ انہوں نے نہ تو کسی سے کوئی رقم وصول کی ہے اور نہ ہی اپنی تحریک کا سودا کیا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ اگر ان کا مقصد پیسہ کمانا ہی ہوتا، تو وہ اپنی برادری کے ہر فرد سے صرف سو روپے مانگ کر باآسانی پچیس سو کروڑ روپے جمع کرسکتے تھے، اس لیے انہیں پیسوں کی کوئی لالچ نہیں۔ اس آڈیو کے منظر عام پر آنے کے بعد حکومتی خیمے میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ اتنے سنگین الزامات کے باوجود وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ کی طرف سے فی الحال کوئی باقاعدہ ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ تاہم بی جے پی اور شندے دھڑے کے دیگر رہنما اپنے اپنے انداز میں اس آگ کو بجھانے اور ایک دوسرے پر ملبہ ڈالنے کی کوششوں میں مصروف دکھائی دیتے ہیں۔ بی جے پی کے سینیئر رہنما اور وزیر محصول چندر شیکھر باونکولے نے نہایت صفائی سے اپنی پارٹی کا دامن بچاتے ہوئے واضح کیا ہے کہ ان کا اس پورے معاملے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ انہوں نے گیند سیدھی ایکناتھ شندے اور جرنگے پاٹل کے کورٹ میں ڈالتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ان دونوں کو ہی ان دعوؤں کا جواب دینا چاہیے۔ دوسری جانب بی جے پی کے ہی رہنما آشیش شیلار نے اس معاملے میں نائب وزیر اعلیٰ پر سوال اٹھانے کو نامناسب قرار دیتے ہوئے پورے معاملے کی تکنیکی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ شیلار کے مطابق یہ پتا لگایا جانا چاہیے کہ یہ کلپ کیسے سامنے آئی اور کیا اسے بنانے میں کسی ٹیکنالوجی کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس کشمکش میں شندے دھڑے کے رہنما اور ریاستی وزیر صنعت ادے سامنت کا بیان سیاسی اتحاد میں موجود دراڑوں کو واضح کررہا ہے۔ ادے سامنت نے اسے ایکناتھ شندے اور ان کے بیٹے کو بدنام کرنے کی ایک سوچی سمجھی سازش قرار دیا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس آڈیو کلپ کی باقاعدہ فارینسک جانچ کروائی جائے تاکہ سچائی سب کے سامنے آسکے۔ سامنت نے نہایت بے باکی سے الزام لگایا ہے کہ کلپ میں سنائی دینے والی آوازیں بی جے پی کی ترجمان شویتا شالنی، رکن اسمبلی اتل بھٹکھلکر اور ایک یوٹیوبر سشیل کلکرنی سے ملتی جلتی ہیں۔

اگر ایک ہی حکومت کے دو اتحادی اس طرح کھلے عام ایک دوسرے کے لوگوں پر انگلیاں اٹھائیں گے، تو عوام میں کیا پیغام جائے گا؟ ادے سامنت کا مطالبہ، دراصل مہایوتی کے اندر پنپنے والی بداعتمادی کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے واضح طور پر متنبہ کیا ہے کہ اگر ریکارڈنگ میں بی جے پی سے وابستہ افراد کی تصدیق ہوجاتی ہے، تو پارٹی کو اپنا موقف واضح کرنا ہوگا کیونکہ یہ سب مراٹھا سماج میں تفریق پیدا کرنے کے لیے کیا جارہا ہے۔ سیاسی چپقلش کا یہ سلسلہ یہیں نہیں رکتا، اس میں شیوسینا رہنما رام داس کدم اور ان کے بیٹے یوگیش کدم کا نام بھی شامل ہوگیا ہے۔ منوج جرنگے پاٹل نے ان دونوں پر شدید تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ یہ لوگ عوام کو جان بوجھ کر الجھن میں ڈال رہے ہیں۔ جرنگے کا ماننا ہے کہ رام داس کدم اتحاد کے اہم رہنماؤں کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے کی کوشش کررہے ہیں۔ جرنگے پاٹل نے ایک بہت ہی بنیادی اور چبھتا ہوا سوال اٹھایا ہے کہ رام داس کدم کو اس متنازع آڈیو کلپ کی تاریخ کیسے معلوم ہوگئی، جبکہ وہ خود اس تاریخ سے لاعلم تھے۔ تاریخ کے اس انکشاف نے شکوک و شبہات کے نئے دروازے کھول دیے ہیں۔ جرنگے نے اعتراف کیا کہ وہ رام داس کدم اور نارائن رانے کا بہت احترام کرتے ہیں، لیکن کدم کی جانب سے کلپ کی تاریخ ظاہر کرنے پر یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ وہ دراصل کس کے ساتھ کھڑے ہیں، شندے کے ساتھ یا بی جے پی کے ساتھ؟ ٹیکنالوجی کے اس دور میں جب بھی کوئی ایسی ریکارڈنگ سامنے آتی ہے، تو اسے مصنوعی ذہانت (اے آئی) یا جعلی قرار دے کر مسترد کرنے کا رواج عام ہوچکا ہے۔ لیکن منوج جرنگے نے اس کلپ کو مکمل طور پر حقیقی قرار دیا ہے۔ انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا کہ اب کوئی یہ بہانہ نہ بنائے کہ یہ کلپ اے آئی کے ذریعے تیار کی گئی ہے، کیونکہ جس وقت کی یہ ریکارڈنگ بتائی جارہی ہے، اس دور میں اے آئی ٹیکنالوجی اس قدر جدید نہیں تھی کہ ایسی آوازیں بنا سکے۔ جرنگے پاٹل کا موقف بالکل واضح ہے کہ اپنے لوگوں کو بچانے کے لیے ہر آڈیو کلپ کو جعلی قرار دینے کا یہ سلسلہ اب بند ہونا چاہیے۔ انہوں نے متنبہ کیا ہے کہ اگر جان بوجھ کر کچھ لوگوں کو تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کی گئی، تو اس کے نتائج متعلقہ افراد کے لیے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ ایک عوامی تحریک کا رہنما جب اس طرح کھلے عام تحقیقات کے لیے حکومت کو تعاون کی پیشکش کرتا ہے، تو حکام پر اخلاقی دباؤ مزید بڑھ جاتا ہے۔ اس پورے واقعے میں سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کیا واقعی کسی عوامی اور جمہوری تحریک کو کچلنے کے لیے پیسوں کا استعمال کیا گیا تھا؟ پانچ سو کروڑ روپے کوئی معمولی رقم نہیں ہوتی۔ اگر گفتگو کرنے والے واقعی یہ دعویٰ کررہے ہیں کہ رقم دی گئی تھی، تو ان لوگوں کو بلا کر پوچھ گچھ کیوں نہیں کی جاتی کہ انہوں نے کس بنیاد پر اتنی بڑی بات کہی؟ یہ وہ سوالات ہیں جو عوام کے ذہنوں میں گردش کررہے ہیں اور جن کا جواب ملنا انتہائی ضروری ہے۔ عوام یہ جاننے کا پورا حق رکھتے ہیں کہ اقتدار کی راہداریوں میں ان کے نام پر جو کھیل کھیلا جارہا ہے، اس کے اصل کردار کون ہیں۔ جب تک مکمل اور شفاف تحقیقات کے ذریعے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نہیں ہوجاتا، سیاسی منظرنامے پر لگا یہ شکوک و شبہات کا داغ مٹایا نہیں جاسکے گا۔

روزنامہ

ورقِ تازہ

3

ریاستی ۔ قومی

दैनिक वरक-ए-ताजा

25 Oct. 2026

انڈرورلڈ کی دھمکیوں اور حملوں سے بالی ووڈ میں شدید خوف و ہراس

بالی ووڈ کو ممبئی سے باہر منتقل کرنے کی سازش: ہریش وردھن سپکال

سابرمتی جیل میں بیٹھ کر اگر غنڈے فلم انڈسٹری کو کنٹرول کر رہے ہیں تو پولیس انتظامیہ اور بی جے پی حکومت کیا کر رہی ہے؟

ممبئی: ۲۴؍اکتوبر (پریس ریلیز): ممبئی کی شان سمجھے جانے والے بالی ووڈ اور فلم انڈسٹری کے افراد اب اپنی جان اور سلامتی کے تحفظ کے پیش نظر ممبئی چھوڑ کر دوسری ریاستوں یا بیرون ملک منتقل ہونے پر غور کر رہے ہیں۔ یہ مہاراشٹر کے لیے ایک بڑا ثقافتی اور معاشی نقصان ہے۔ گجرات کی سابرمتی جیل میں بیٹھ کر اگر غنڈے براہ راست فلم انڈسٹری کو کنٹرول کر رہے ہیں تو آخر پولیس انتظامیہ اور بی جے پی کی مہایوتی حکومت کیا کر رہی ہے؟ اقتدار میں بیٹھے لوگوں کی سیاسی سرپرستی کے بغیر غنڈوں کے حوصلے اس قدر بلند ہونا ناممکن ہے۔ یہ سنگین الزامات مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہریش وردھن سپکال نے لگائے ہیں۔ تلک بھون میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے ہریش وردھن سپکال نے مزید کہا کہ ممبئی میں فلمی اداکاروں، فلم سازوں اور ہدایت کاروں پر کھلے عام حملے ہو رہے ہیں اور انہیں دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ ٹائیگر شراف، سلمان خان اور روہت شیٹی پر حملے ہو چکے ہیں، جبکہ دیگر فنکاروں کے بھی مافیا کے نشانے پر ہونے کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ اس کے نتیجے میں پورا بالی ووڈ خوف و ہراس کے ماحول میں زندگی گزار رہا ہے۔ آل انڈین سنے ورکرز ایسوسی ایشن (AICWA) کو براہ راست مرکزی وزیر داخلہ سے تحفظ فراہم کرنے کا مطالبہ کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ مہاراشٹر میں امن و قانون کی صورت حال کی انتہائی شرمناک اور افسوس ناک تصویر ہے۔ اس سنگین صورت حال کے لیے ریاست کے وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ دیویندر فڑنویس ہی ذمہ دار ہیں۔ سپکال نے کہا کہ دیویندر فڑنویس مہاراشٹر میں امن و قانون برقرار رکھنے میں پوری طرح ناکام ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بالی ووڈ کو ممبئی سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی منشا اب پوشیدہ نہیں رہی۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی اس سلسلے میں عوامی طور پر بیان دیا تھا۔ ایسے میں سوال اٹھتا ہے کہ کیا اسی وجہ سے حملوں میں اضافہ ہو رہا ہے؟ سپکال نے مطالبہ کیا کہ جب فنکاروں پر فائرنگ ہو رہی ہے اور بالی ووڈ ممبئی چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہونے کی تیاری کر رہا ہے تو بی جے پی کی مہایوتی حکومت نے اقتدار میں برقرار رہنے کا اخلاقی حق کھو دیا ہے۔ اگر ریاست میں بڑھتے ہوئے جرائم پر قابو نہیں پا سکتے تو دیویندر فڑنویس فوری طور پر استعفیٰ دیں۔

شیوسینا (یو بی ٹی) کے عہدیداروں کی کانگریس میں شمولیت

شیوسینا (یو بی ٹی) کلیان کے ذیلی ڈویژن سربراہ نسر شیخ نے آج کانگریس کے ریاستی صدر ہریش وردھن سپکال کی موجودگی میں کانگریس کے ریاستی صدر دفتر تلک بھون میں اپنے سیکڑوں کارکنوں کے ساتھ کانگریس پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ ان کے ساتھ تھانے ضلع شیو سینا (یو بی ٹی) اقلیتی آگھاڑی کے جنرل سکریٹری اسلم سویان، رئیس شیخ، معین الدین شیخ، مشتاق چودھری، سانیہ اشرف، سچن جادھو اور ساجن گائیکواڑ نے بھی کانگریس پارٹی کی رکنیت حاصل کی۔ ریاستی صدر ہریش وردھن سپکال نے تمام نئے اراکین کا کانگریس پارٹی میں خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں نیک خواہشات پیش کیں۔ اس موقع پر کلیان شہر کانگریس کمیٹی کے صدر نوین سنگھ سمیت دیگر عہدیداران بھی موجود تھے۔

نئی دہلی میں جی آر پی سربراہوں کی آٹھویں آل انڈیا کانفرنس اختتام پذیر

انٹیلی جنس پر مبنی پولیسنگ اور آر پی ایف، جی آر پی اور اسٹیٹ پولیس کے درمیان مضبوط ہم آہنگی پر توجہ

نئی دہلی۔ 24؍اکتوبر۔ ایم این این۔ ریلوے پروٹیکشن فورس (آر پی ایف) کی جانب سے منعقدہ گورنمنٹ ریلوے پولیس (جی آر پی) سربراہوں کی آٹھویں آل انڈیا کانفرنس 23 اکتوبر 2026 کو نئی دہلی میں کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ اس کانفرنس میں ابھرتے ہوئے سیکیورٹی چیلنجوں پر تبادلہ خیال کرنے، بہترین طریقوں کو ساجھا کرنے اور آر پی ایف، جی آر پی اور اسٹیٹ پولیس کے درمیان ہم آہنگی کو مضبوط بنانے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا گیا۔ اس اعلیٰ سطحی کانفرنس کی صدارت ڈائریکٹر جنرل آر پی ایف، محترمہ سونالی مشرا نے کی اور اس میں ریلوے بورڈ کے چیئرمین اور سی ای او، جناب ستیش کمار، ریلوے بورڈ کے اراکین اور مختلف ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے جی آر پی سربراہوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کی ایک اہم خصوصیت سینٹر فار ریلوے انفارمیشن سسٹمز (سی آر آئی ایس) کی جانب سے جی آر پی اہلکاروں کو 'ریل مدد' پلیٹ فارم میں شامل کرنا تھا، جس کا مقصد مسافروں کی شکایات کا بہتر ازالہ، معلومات کا بروقت تبادلہ اور شکایات کی نگرانی کرنا ہے۔ ریلوے سیکیورٹی اور مسافروں کے تحفظ کو بڑھانے کے لیے مختلف اقدامات پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ ساؤتھ سنٹرل ریلوے کے ''پنک پیٹرول: آئیز ان دی اسکائی، شکتی آن دی گراؤنڈ'' نے خواتین کی قیادت میں ایک ایسا ماڈل پیش کیا جو شکتی فریم ورک کے تحت ڈرون کی مدد سے کی جانے والی نگرانی کو فوری رسپانس ٹیموں کے ساتھ جوڑتا ہے۔ ٹرینوں پر پتھراؤ کے واقعات کو ایک بڑے چیلنج کے طور پر اجاگر کیا گیا، جس میں ہاٹ اسپاٹ پر مبنی گشت، بہتر نگرانی، مجرموں کے خلاف سخت کارروائی، نوجوانوں تک رسائی اور آر پی ایف اور جی آر پی کے درمیان مضبوط ہم آہنگی پر زور دیا گیا۔ کانفرنس میں دیوالی، چھٹھ اور دیگر تہواروں کے دوران ہجوم کے بندوبست پر بھی غور و خوض کیا گیا۔ ناردرن ریلوے کے دہلی ڈویژن نے دہلی پولیس، جی آر پی اور دہلی میٹرو حکام کے ساتھ مربوط کوششوں کو اجاگر کیا، جنہیں سی سی ٹی وی نگرانی، عوامی اعلانات، بیریکیڈنگ، مخصوص ہولڈنگ ایریاز اور ڈیڈیکیٹڈ کنٹرول رومز کا تعاون حاصل تھا۔ مصروف اوقات میں مسافروں کی محفوظ اور منظم آمد و رفت کو یقینی بنانے کے لیے پیشگی منصوبہ بندی، مسافروں کی آمد و رفت کے مؤثر انتظام اور سیکیورٹی اہلکاروں کی مربوط تعیناتی پر زور دیا گیا۔

آج محفل درود شریف و حلقہ ذکر

حیدرآباد: ۲۴؍اکتوبر (راست) خانقاہ صوفیہ ابو العلائیہ، منڈی میر عالم اندرون کمان ایلچی بیگ میں آج بروز اتوار کو 11:30 بجے دن ہفتہ واری محفل درود شریف و حلقہ ذکر منعقد ہے۔ مولانا صوفی ارشد چشتی ابو العلائی (سجادہ نشین خانقاہ صوفیہ ابو العلائیہ، منڈی میر عالم) حلقہ ذکر کروائیں گے۔ عامۃ المسلمین سے شرکت کی خواہش ہے۔

بنڈلہ گوڑہ میں آج قرأت و اذاں کی تربیت

حیدرآباد (راست) جامع مسجد ذاکر حسین طاہر، راجیو گاندھی نگر، دستگیر نگر، بنڈلہ گوڑہ میں آج بروز اتوار، بعد نماز ظہر مفت قرأت و اذاں کی تربیت دی جا رہی ہے۔ نگرانی قاضی سراج مدنی سہروردی کریں گے۔ خواہشمند حضرات سے شرکت کی اپیل ہے۔

بھارت نے مقررہ وقت سے پہلے 110 ملین کسانوں کی شناخت کے ساتھ سنگ میل حاصل کیا

بھوپال، 24 اکتوبر۔ ایم این این۔ حکومت ہند نے وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے مارچ 2027 کی مقرر کردہ ڈیڈ لائن سے بہت پہلے 110 ملین فارمر آئی ڈی بنا کر ایک اہم سنگ میل عبور کر لیا ہے۔ وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان نے اس کامیابی کا اعلان کرتے ہوئے اسے ہندوستانی زراعت اور کسانوں کے لیے ایک تاریخی دن قرار دیا۔ چوہان نے زرعی پیداوار میں اضافہ اور کسانوں کی خوشحالی میں جدید ٹیکنالوجی کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ مودی کی قیادت میں مختلف اقدامات ملک بھر کے کسانوں کی مدد کے لیے بنائے گئے ہیں۔ یہ یقینی بنانے کے لیے کہ یہ فوائد صحیح افراد تک فوری طور پر پہنچیں، ڈیجیٹل ایگریکلچر مشن قائم کیا گیا، جس کا مقصد کسان شناختی نظام کے ذریعے ہر کسان کو ایک منفرد شناخت فراہم کرنا ہے۔ وزیر نے وضاحت کی کہ ان شناختی کارڈ کی تخلیق نہ صرف سرکاری اسکیموں تک رسائی کو ہموار کرتی ہے بلکہ بینک قرضوں، فصلوں کی بیمہ، اور آفات سے متعلق امدادی فنڈز کے حصول جیسے عمل کو بھی آسان بناتی ہے۔ نئے فارمر آئی ڈی کے ساتھ، کسانوں کو اب مختلف خدمات کے لیے متعدد دستاویزات پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ چوہان نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ساتھ ساتھ ضلع انتظامیہ کے عہدیداروں کی کوششوں کو تسلیم کرتے ہوئے اس کامیابی کی تعریف کی۔ انہوں نے کسانوں کو مبارکباد دی، انہیں حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنی نئی شناختوں کو بغیر کسی پریشانی کے فوائد تک رسائی حاصل کرنے اور بہتر کاشتکاری کے طریقوں کے لیے ٹیکنالوجی کو اپنانے کے لیے استعمال کریں۔

بھوٹان کے مونگر میں ہندوستان کے تعاون سے 15 کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروجیکٹوں کا افتتاح کیا گیا

تھمپو، 24 اکتوبر۔ ایم این این۔ بھوٹان کے مونگر ضلع میں 65 کلومیٹر سے زیادہ سڑکیں، 10 کلومیٹر آبپاشی کی نہروں اور دو پلوں سمیت حکومت ہند کے تعاون سے 15 ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروجیکٹس (HICDP) کا افتتاح کیا گیا۔ تھمپو میں ہندوستانی سفارت خانے نے ہفتہ کو یہ بات کہی۔ ان پروجیکٹوں کا افتتاح ہندوستانی سفارت خانے کے ڈپٹی چیف آف مشن (ڈی سی ایم) نے ڈیشو ژونگ ڈاگ، 17 گیوگس کے گپ اور مونگر کے لوگوں کے ساتھ کیا۔ سفارتخانے نے کہا کہ ''ان میں 65 کلومیٹر سے زیادہ سڑکیں، 10 کلومیٹر آبپاشی کی نہریں، دو پل، ناگور مڈل سیکنڈری اسکول سے نگارپوناٹنگ میں آبپاشی تک کی سڑکیں شامل ہیں۔ یہ منصوبے مونگر اور قریبی علاقوں میں کسانوں، اسکولی بچوں اور خاندانوں کے لیے روزمرہ کی زندگی کو آسان بناتے ہیں، ان کے لیے سہولت، حفاظت، وقار اور مواقع میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس میں مزید کہا گیا کہ ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروجیکٹس مقامی کمیونٹیز کی جانب سے ان کی ضروریات اور خواہشات کی بنیاد پر شناخت کیے جانے والے پروجیکٹوں کے لیے ہندوستان کی حمایت کا ایک منفرد نمونہ ہے۔ اگست میں، بھوٹان کے پین بینگ، زیم گانگ میں ہندوستان کی حمایت یافتہ تین ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروجیکٹس کا افتتاح کیا گیا۔ ان منصوبوں میں گیوگ سینٹر۔ لیچیبی فارم روڈ کی بلیک ٹاپنگ (نئی 20 ملین)، لامتھنگ چیوگ روڈ کی سڑک کی تعمیر/ جی ایس بی (7.5 ملین (، اور بدھشی چیوگ روڈ کی سڑک کی بہتری (5 ملین) شامل ہیں۔ سفارتخانے نے ایکس پر کہا تھا کہ'' انڈیا کے تعاون سے ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروجیکٹ زرعی پیداوار کے لیے مارکیٹ تک رسائی کو بہتر بناتے ہیں، ذریعہ معاش کو بڑھاتے ہیں، اور پان بینگ کے لوگوں کے لیے معیار زندگی کو بہتر بناتے ہیں۔

کینیا خوراک کی حفاظت کے لیے ہندوستانی چاول کی کاشت کے طریقوں کو اپنانے کیلئے کوشاں

نئی دہلی۔ 24؍اکتوبر۔ ایم این این کینیا گھریلو پیداوار کو بڑھانے اور درآمدات پر انحصار کم کرنے کے لیے ہندوستان کے آبپاشی کے طریقوں، چاول کی اقسام اور زرعی پروسیسنگ کے ماڈلز کو اپنانے کے لیے کوشاں ہے، جبکہ عمان نے چاول کے قابل بھروسہ فراہم کنندہ کے طور پر ہندوستان کے کردار کو اجاگر کیا ہے۔ حکام اور صنعت کے نمائندوں نے بھارت انٹرنیشنل رائس کانفرنس 2026 کے موقع پر یہ بات کہیں۔ چاول کی پیداوار، آبپاشی کی ترقی اور زرعی مصنوعات کی قدر میں اضافے میں ہندوستان کے تجربے سے سیکھنا چاہتا تھا کیونکہ یہ غذائی تحفظ کو مضبوط بنانے کے لیے کام کرتا ہے۔ ''کینیا کے پاس ہندوستان سے سیکھنے کو بہت کچھ ہے۔ کینیائی حکام نے کہا کہ کینیا میں صرف 4-5 فیصد کے مقابلے ہندوستان کی تقریباً 34 فیصد زمین سیراب ہوتی ہے، اور مزید کہا کہ ملک اپنے قومی آبپاشی سیکٹر انویسٹمنٹ پلان کے تحت آبپاشی کو بڑھانے کے لیے کام کر رہا ہے۔ نیاگا کے مطابق، کینیا سالانہ تقریباً 1.1 ملین میٹرک ٹن چاول استعمال کرتا ہے، جس میں سے تقریباً 300000 میٹرک ٹن مقامی طور پر پیدا ہوتا ہے، جس سے ملک کو تقریباً 700000 میٹرک ٹن درآمد کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کینیا کے وفد نے ہندوستان میں اپنے قیام کے دوران پنجاب ایگرو فوڈ سسٹم کا دورہ کیا اور اس کے چاول کی پروسیسنگ ماڈل بالخصوص ضمنی مصنوعات کے استعمال کا مطالعہ کیا۔

اساتذہ کی تنخواہ یکم تاریخ کو براہِ راست بینک کھاتے میں جمع کی جائے، غیر تدریسی کاموں سے فوری نجات دی جائے!

ہیپی ٹو ہیلپ فاؤنڈیشن کی جانب سے ایم ایل اے ثناء ملک-شیخ کا پُرتپاک استقبال!

اورنگ آباد: ۲۴؍اکتوبر (راست): ضلع پریشد کے اساتذہ کی حق کی تنخواہ ہر ماہ یکم تاریخ کو براہِ راست ان کے بینک کھاتے میں جمع کی جائے اور انہیں غیر تدریسی کاموں کے بوجھ سے مستقل طور پر نجات دلائی جائے؛ ان دیرینہ مطالبات کو آئندہ سرمائی اجلاس میں حکومت کے سامنے مضبوطی سے اٹھا کر حل کروایا جائے گا۔ اس بات کا پختہ یقین انوشکتی نگر حلقے کی معروف ایم ایل اے ثناء ملک-شیخ نے دلایا۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (اجیت پوار گروپ) کے شہری کارگزار صدر شیخ قیوم احمد (بھیا) کی گرم پانی علاقے میں واقع رہائش گاہ پر یہ تقریب پُرجوش ماحول میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر فاؤنڈیشن کے سابق صدر شیخ عبدالرحیم سر نے روایتی گلدستوں کی بجائے فکری روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ایم ایل اے ثناء ملک کو شال اور انقلابی ساوتری بائی پھولے کی بصیرت افروز کتاب پیش کر کے ان کا استقبال کیا۔ اس تہنیتی تقریب میں فاؤنڈیشن کی جانب سے ایم ایل اے ثناء ملک کو ایک یادداشت پیش کی گئی، جس میں اساتذہ کے سنگین مسائل کی جانب توجہ مبذول کروائی گئی۔ ضلع پریشد کے اساتذہ کی تنخواہ بغیر کسی تاخیر کے ہر ماہ یکم تاریخ کو سیدھے بینک کھاتے میں جمع کی جائے۔ اساتذہ پر مسلط کیے گئے مختلف غیر تدریسی کام فوری طور پر منسوخ کیے جائیں تاکہ وہ اپنا پورا وقت صرف تدریس کے مقدس فریضے پر صرف کر سکیں۔ ان مطالبات پر مثبت ردعمل دیتے ہوئے ایم ایل اے ثناء ملک نے کہا، ''اساتذہ کے وقار اور حقوق کے تحفظ سے ہی مستقبل کے معمار تیار ہو سکتے ہیں۔ اساتذہ کے یہ دونوں مطالبات بالکل جائز ہیں، اور آئندہ سرمائی اجلاس میں اس مسئلے پر بھرپور آواز اٹھا کر حکومت کی سطح پر اس کی پیروی کی جائے گی۔'' اس تہنیتی تقریب کے دوران این سی پی کے شہری کارگزار صدر شیخ قیوم احمد (بھیا)، فاؤنڈیشن کے عہدیداران، تعلیمی شعبے کے ماہرین اور اساتذہ نمائندے بڑی تعداد میں موجود تھے۔

اردو مسکن میں بچوں کا اردو کتاب میلہ و طلبہ کیلئے مختلف ادبی مقابلے

حیدرآباد: ۲۴؍اکتوبر (راست) انجمن ادبِ اطفال تلنگانہ کے زیر اہتمام بچوں کا اردو کتاب میلہ 8 نومبر 2026ء، بروز اتوار، صبح 10 بجے خواجہ شوق ہال، اردو مسکن، خلوت، حیدرآباد میں منعقد ہوگا۔ میلے کا افتتاح صبح 10 بجے عمل میں آئے گا۔ کتاب میلے میں بچوں کے ادب سے متعلق مختلف موضوعات پر مبنی کتابیں نمائش اور فروخت کے لیے رکھی جائیں گی۔ میلہ خصوصی طور پر بچوں کے لیے منعقد کیا جا رہا ہے، جس کا مقصد بچوں میں اردو زبان و ادب کے فروغ، مادری زبان کی اہمیت کو اجاگر کرنے، مطالعے کا شوق پروان چڑھانے، طلبہ کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور ادبی، تہذیبی و ثقافتی ورثے کے تحفظ و فروغ کو یقینی بنانا ہے۔ میلے میں قومی سطح کے اشاعتی اداروں اور ناشرین کو مدعو کیا گیا ہے اور ان سے خواہش کی گئی ہے کہ وہ بچوں کے ادب سے متعلق اپنی کتابیں نمائش و فروخت کے لیے پیش کریں۔ ناشرین کے لیے کتابوں کے اسٹال مفت فراہم کیے جا رہے ہیں۔ میلے میں کتابوں کی ابتدائی قیمت 10 روپے مقرر کی گئی ہے، جب کہ دیگر کتابیں بھی رعایتی قیمتوں پر دستیاب رہیں گی۔ اس موقع پر اردو رسائل کی خریداری اور ان کے خریدار بننے کا موقع بھی فراہم کیا جائے گا۔ کتاب میلے کے ضمن میں ہائی اسکول کے طلبہ و طالبات کے لیے مختلف ادبی و تعلیمی مقابلوں کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، جن میں بیت بازی، اردو کوئز، ایک منٹ مقرر اور ''میرا پسندیدہ شعر'' شامل ہیں۔ ان مقابلوں میں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو نقد انعامات اور مومنٹو پیش کیے جائیں گے۔ ڈاکٹر عزیز سہیل نے اسکول انتظامیہ، اساتذہ اور اولیائے طلبہ سے اپیل کی ہے کہ وہ بچوں کے ہمراہ اس کتاب میلے میں شرکت کریں۔

سعودی پروازیں منسوخ ہونے سے عمرہ بکنگ پر بُرا اثر

دیوالی کی چھٹیوں میں عمرہ جانے والے زائرین اپنی ایئر لائن سے تصدیق کر کے ہی سفر کریں

کنوٹ: ۲۴؍اکتوبر (اکرم چوہان) سعودی عرب کے متعدد شہروں پر حوثی باغیوں کے حملوں کے بعد کئی ایئر لائن کمپنیوں نے اپنی اپنی پروازیں منسوخ کر دی ہیں۔ جس کے سبب عمرہ زائرین اور ٹور آپریٹرس دونوں کیلئے کے لئے بڑا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے۔ سعودی پروازیں منسوخ ہونے سے عمرہ بکنگ پر بُرا اثر پڑا ہے۔ کافی ٹورز آپریٹرز کو بڑے پیمانے پر اسکا نقصان ہوا ہے۔ غیر یقینی حالات کے سبب کئی ایئر لائنز نے 10 نومبر 2026 تک سعودی عرب جانے والی اپنی تمام پروازیں منسوخ کر دی ہیں۔ انڈیگو ایئر لائن نے احتیاطی جائزے کے بعد، جدہ، دمام اور مدینہ منورہ کے لیے آنے اور جانے والی تمام پروازیں 31 اکتوبر 2026 تک منسوخ کر دی ہیں۔ وہیں مسافروں اور عملے کی حفاظت اور بہبود کے لیے عکاسا ایئر لائن نے جدہ کیلئے 10 نومبر 2026 اور ریاض کیلئے 30 نومبر 2026 تک آنے اور جانے والی تمام پروازیں منسوخ کر دی ہیں۔ وہیں سعودی ایئر لائن کی پروازیں معمول کے مطابق جاری بتائی گئی ہیں۔ دیوالی کی چھٹیوں میں عمرہ کا ارادہ رکھنے والے افراد عمرہ جانے سے قبل فلائٹس کی معلومات لیکر ہی سفر کو نکلے۔

تاریخی ایف ٹی اے معاہدے سے قبل یورپی یونین پارلیمنٹ کا وفد نئی دہلی کا دورہ کرے گا

نئی دہلی۔ 24؍اکتوبر۔ ایم این این۔ ہندوستان میں یورپی یونین کے سفیر ہرو ڈیلفن ایرک پیکیٹ نے کہا کہ وہ ہندوستان-یورپی یونین فری ٹریڈ ایگریمنٹ (ایف ٹی اے) پر مجوزہ دستخط سے قبل 26 سے 28 اکتوبر تک یورپی پارلیمنٹ کی کمیٹی برائے خارجہ امور کے وفد کے نئی دہلی کے دورے کے منتظر ہیں۔ یورپی پارلیمنٹ کی آفیشل ویب سائٹ کے مطابق کمیٹی برائے خارجہ امور کا ایک وفد، جس کی قیادت چیئر ڈیوڈ میک ایلسٹر کر رہے ہیں، 26 سے 28 اکتوبر 2026 تک نئی دہلی کا سفر کرے گا۔ یہ دورہ اے ایف ای ٹی کمیٹی کے ''یورپی پارلیمنٹ کے موجودہ مینڈیٹ کے تحت ہندوستان کا پہلا سرکاری دورہ'' ہوگا۔ دورے کے دوران، کمیٹی کے اراکین ہندوستانی حکومت، پارلیمنٹ، کاروباری برادری، تھنک ٹینکس اور غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندوں سے ملاقات کریں گے تاکہ ای یو-انڈیا اسٹریٹجک ایجنڈا اور ''دونوں شراکت داروں کو درپیش اہم جغرافیائی سیاسی چیلنجز'' پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ یورپی پارلیمنٹ کے مطابق بات چیت میں ای یو-انڈیا اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو مضبوط بنانے اور انڈو پیسیفک اور اس سے باہر مشترکہ چیلنجوں سے نمٹنے'' پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ آنے والا دورہ اس وقت ہوا جب مرکزی کامرس اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل 22 اکتوبر کو ایک بڑے وفد کے ساتھ جرمنی پہنچے جس میں ہندوستانی صنعت کے مختلف شعبوں کے تقریباً 100 نمائندے شامل تھے۔ 22 اکتوبر کو دورے کے دوران، یہاں بھارت-جرمنی کے تجارتی گول میز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، گوئل نے کہا کہ بھارت-یورپی یونین فری ٹریڈ ایگریمنٹ (FTA)، جسے اس سال کے شروع میں حتمی شکل دی گئی تھی، تیزی سے دستخط کرنے کی طرف بڑھے گا، اس اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہ کیلنڈر سال کے اختتام سے پہلے اس پر دستخط کیے جا سکتے ہیں، مطلوبہ طریقہ کار کے تحت۔ گوئل نے کہا،'' آپ نے مسز وان ڈیر لیین کے ہندوستان اور یورپی یونین ایف ٹی اے کے تمام معاہدوں کی ماں ہونے کے بارے میں صحیح طور پر تبصرہ کیا۔ اس میں بیس سال لگے، لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ معاہدہ واقعی پچھلے تیرہ مہینوں میں طے پا گیا،'' گوئل نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ مذاکرات کے اختتام کا اعلان 27 جنوری کو کیا گیا تھا اور انہوں نے مذاکرات کو مکمل کرنے کے لئے ہندوستان اور 27 ممالک کے یورپی یونین کے عزم کو سراہا۔

بھارت۔ اقوام متحدہ ترقیاتی فنڈ۔ 64 ممالک میں 94 منصوبوں کو مدد فراہم

اقوام متحدہ: ہندوستان اور اقوام متحدہ کے ترقیاتی شراکت داری فنڈ کے اثرات کو کئی ممالک کے نمائندوں نے سراہا ہے۔ اس موقع پر ہندوستان نے ترقیاتی تجربات کو دوسرے ممالک کے ساتھ بانٹنے اور عالمی جنوب کے ممالک کی مدد کرنے کے اپنے عہد کا اعادہ کیا۔ اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل مشن نے جمعرات کو اقوام متحدہ کے صدر دفتر میں ہندوستان-اقوام متحدہ ترقیاتی شراکت داری فنڈ کی نویں سالانہ تقریب منعقد کی۔ اس موقع پر ہندوستان آنے والے ارکان پارلیمنٹ کا ایک وفد بھی موجود تھا۔ اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے، سفیر پروتھیینی ہریش نے اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام اور اقوام متحدہ کے دفتر برائے جنوب-جنوب تعاون کا مسلسل تعاون کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں زمینی سطح پر ان منصوبوں کے اثرات کے بارے میں متاثر کن باتیں سننے کو ملیں۔ ہندوستان اپنے ترقیاتی تجربات دوسروں کے ساتھ بانٹنے اور عالمی جنوب کے دوستوں اور شراکت داروں کو تعاون اور دوستی کا ہاتھ بڑھانے کے لیے پُرعزم ہے۔ ہریش نے بتایا کہ 2017 میں ہندوستانی حکومت نے عالمی جنوب کے ممالک کو ان کے ترقیاتی اہداف حاصل کرنے میں مدد دینے کے لیے 15 کروڑ امریکی ڈالر فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس پروگرام کا بنیادی مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ منصوبوں کی ملکیت متعلقہ ممالک کے پاس ہو، انہیں ان کی اپنی ترجیحات کے مطابق تیار کیا جائے اور میزبان ممالک کی ضروریات کے پیش نظر ان پر عمل درآمد کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا ترقیاتی تعاون کا نظریہ اس تہذیبی تصور پر مبنی ہے کہ وسودھیو کٹمبکم یعنی پوری دنیا ایک خاندان ہے۔ ہندوستان-اقوام متحدہ فنڈ اس یقین کو عملی شکل دیتا ہے۔ اس کے ذریعے ترقی پذیر ممالک کی ترجیحات، جنوب-جنوب تعاون کے لیے ہندوستان کے عزم اور اقوام متحدہ کی مہارت و زمینی موجودگی کو یکجا کیا جاتا ہے۔ اس فنڈ کا بنیادی اصول یہ ہے کہ شراکت دار ممالک خود اپنی ترقیاتی ترجیحات کا تعین کریں۔ یہ فنڈ خاص طور پر انتہائی کم ترقی یافتہ ممالک، خشکی میں گھرے ترقی پذیر ممالک اور چھوٹے جزیرہ نما ترقی پذیر ملکوں کی مدد کے لیے بنایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان ان ممالک تک ترقیاتی تعاون پہنچانے کے لیے پُرعزم ہے جنہیں ترقی کے میدان میں سنگین مشکلات کا سامنا ہے۔ اب تک ہندوستان اس مقصد کے لیے مختص 15 کروڑ ڈالر میں سے تقریباً 8 کروڑ 20 لاکھ ڈالر فراہم کر چکا ہے، جس سے اقوام متحدہ کے 64 رکن ممالک میں 94 منصوبوں کو مدد ملی ہے۔ تقریب میں عالمی جنوب کے متعدد ممالک کے سفیروں اور اقوام متحدہ کے دیگر نمائندوں نے اس فنڈ کے اثرات اور ہندوستان کی مدد سے چلنے والے منصوبوں کی افادیت کو اجاگر کیا۔ اقوام متحدہ میں سری لنکا کے مستقل نمائندے، سفیر جینتھ جیسوریا نے کہا کہ ہندوستان-اقوام متحدہ فنڈ مختلف موضوعات اور شعبوں میں منصوبوں کی مدد کرتا ہے۔ یہ منصوبے خود متعلقہ ممالک کی نشاندہی کردہ ضروریات کے مطابق تیار کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس فنڈ کا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ قومی ترجیحات کا احترام کیا جانا چاہیے۔ ڈومینیکا کے مستقل نمائندے، سفیر فلبرٹ آرون نے اپنے ملک میں ایک منصوبے کے لیے ہندوستان کی جانب سے فراہم کیے گئے فراخ دلانہ مالی تعاون پر اظہارِ تشکر کیا۔

ارنڈول ضلع جلگاؤں اسمبلی حلقے میں SIR کا سو فیصد کام مکمل؛ امول بن کا خصوصی اعزاز

جلگاؤں: ۲۴؍اکتوبر (عقیل خان بیاولی): ارنڈول ضلع جلگاؤں اسمبلی حلقہ نمبر 16 میں SIR کے تحت سو فیصد کام مکمل کرنے پر معاون ووٹر رجسٹریشن افسر و نائب تحصیلدار امول بن کو خصوصی طور پر اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر ووٹر رجسٹریشن افسر و سب ڈویژنل افسر منیش کمار گائیکواڑ نے انہیں شال، ناریل اور گلدستہ پیش کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ مقررہ مدت میں یہ کام کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے میں امول بن کی فرض شناسی اور مستعدی کے ساتھ سب ڈویژنل افسر کی رہنمائی اور 18 بوتھ لیول افسران (BLOs) کا تعاون اہم رہا۔ یہ کامیابی انتخابی محکمے کی کارکردگی، باہمی تعاون اور اجتماعی کوششوں کی عمدہ مثال قرار دی جا رہی ہے۔

لختن شٹائن کے پرنس ایلویس 25 اکتوبر سے چار روزہ سرکاری دورے پر ہندوستان آئیں گے

نئی دہلی، 24 اکتوبر۔ ایم این این۔ ہندوستان اور لختنشٹائن کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری، سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع کے شعبوں میں تعاون بڑھانے کے مقصد سے لختنشٹائن کے ولی عہد ایلویس اتوار سے ہندوستان کے چار روزہ سرکاری دورے پر آئیں گے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی دعوت پر ہونے والے اس دورے کے دوران دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مزید مستحکم بنانے پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ وزارت خارجہ نے ہفتے کے روز جاری ایک بیان میں بتایا کہ ریاست لختنشٹائن کے قائم مقام سربراہ مملکت ولی عہد ایلویس 25 سے 28 اکتوبر تک ہندوستان میں رہیں گے۔ ان کے ہمراہ ان کی اہلیہ سوفی کے علاوہ اعلیٰ حکام اور ممتاز صنعت کاروں پر مشتمل ایک کاروباری وفد بھی آئے گا۔ سال 2026 میں ولی عہد ایلویس کا یہ دوسرا ہندوستان کا دورہ ہوگا۔ اس سے قبل وہ فروری میں نئی دہلی میں منعقدہ اے آئی امپیکٹ سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے ہندوستان آئے تھے۔ وہ اس سے پہلے بھی 2010 اور 2018 میں ہندوستان کا دورہ کر چکے ہیں۔ دورے کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی اور ولی عہد ایلویس کے درمیان دوطرفہ ملاقات ہوگی۔ اس میں تجارت و سرمایہ کاری، سائنس، ٹیکنالوجی، اختراع اور دونوں ممالک کے عوام کے درمیان روابط سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ دونوں رہنما علاقائی اور عالمی صورت حال سے متعلق امور پر بھی اپنے خیالات کا تبادلہ کریں گے۔ ولی عہد ایلویس صدر جمہوریہ دروپدی مرمو سے بھی ملاقات کریں گے۔ صدر جمہوریہ ان کے اعزاز میں سرکاری ضیافت کا اہتمام بھی کریں گی۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر بھی ولی عہد ایلویس سے ملاقات کریں گے۔

بھارت، عمان کیلئے چاول کا ایک بڑا اسپلائر بنا ہوا ہے۔ عمانی حکام

نئی دہلی۔ 24؍اکتوبر۔ ایم این این۔ عمان کے اولڈ بازار بزنس ایل ایل سی کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر سلیم السیابی نے کہا کہ ہندوستان دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ تجارتی تعلقات کا حوالہ دیتے ہوئے عمان کو چاول کا ایک بڑا اسپلائر بنا ہوا ہے۔ السیابی، جس کی کمپنی نے تقریباً 10 سال سے چاول درآمد کیے ہیں نے بھارت انٹرنیشنل رائس کانفرنس 2026 کے موقع پر کہا کہ اس کانفرنس نے خریداروں، تاجروں، ملرز اور برآمد کنندگان کو کاروباری مواقع سے منسلک ہونے اور تلاش کرنے کا موقع فراہم کیا'' اومان اور ہندوستان، ہندوستانی چاول کے سب سے بڑے سپلائر ہیں۔

سوشل میڈیا پر نامعلوم افراد سے رابطے کے معاملے میں محتاط رہیں، مشتبہ پیغامات کی اطلاع پولیس کو دیں

ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی نوجوانوں سمیت تمام شہریوں سے اپیل

ناندیڑ:۲۴/اکتوبر(ورق تازہ نیوز): سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوانوں سے رابطہ قائم کرکے انہیں مبینہ طور پر ملک مخالف سرگرمیوں کی جانب راغب کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔اس پس منظر میں نوجوانوں سمیت تمام شہریوں کو انسٹاگرام، واٹس ایپ، فیس بک اور دیگر سماجی رابطوں کے ذرائع پر نامعلوم افراد کی جانب سے موصول ہونے والے پیغامات کے معاملے میں محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ اپیل ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن نے کی ہے۔ موصولہ معلومات کے مطابق، چند ماہ قبل بھی شہزاد بھٹی کے تعلق سے ناندیڑ ضلع کے شہریوں کو خبردار کیا گیا تھا۔ پاکستان میں موجود شہزاد بھٹی کے نیٹ ورک کے ذریعے مہاراشٹر میں سوشل میڈیا پر سرگرم بعض نوجوانوں سے رابطہ قائم کیے جانے کی اطلاعات سامنے آئی تھیں۔خدشہ ظاہر کیا گیا تھا کہ ایسے رابطوں کے ذریعے نوجوانوں کو اپنے جال میں پھنسا کر ملک مخالف سرگرمیوں کے لیے آمادہ کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔اس معاملے کی سنگینی کے پیش نظر بتایا گیا ہے کہ مرکزی حکومت نے شہزاد بھٹی نیٹ ورک کو غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) قانون یعنی یو اے پی اے کے تحت دہشت گرد تنظیم قرار دیا ہے۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی بھی مشتبہ رابطے کو معمولی نہ سمجھیں اور اس کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن نے شہریوں، بالخصوص نوجوانوں کو مشورہ دیا ہے کہ نامعلوم افراد کی جانب سے موصول ہونے والے پیغامات کا جواب دینے سے قبل متعلقہ شخص کی شناخت کی تصدیق کریں۔ اپنی ذاتی معلومات، مالی تفصیلات اور موجودہ مقام کی معلومات کسی نامعلوم شخص کے ساتھ ہرگز شیئر نہ کریں۔ اسی طرح مشتبہ روابط پر موجود لنکس نہ کھولیں اور نامعلوم افراد کی جانب سے بھیجی گئی فائلیں یا ایپلی کیشنز اپنے موبائل فون میں ڈاؤن لوڈ کرنے سے گریز کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر کسی شخص کو تشدد، غیر قانونی سرگرمیوں یا ملک مخالف کارروائیوں کے لیے اکسانے والے پیغامات یا پیشکشیں موصول ہوں تو ایسے افراد کے ساتھ بات چیت آگے نہ بڑھائیں۔ کسی بھی مشتبہ سرگرمی کا علم ہونے پر قریبی پولیس اسٹیشن یا ناندیڑ پولیس سے فوری رابطہ کریں۔ ڈاکٹر نیلابھ روہن نے واضح کیا کہ اگر کوئی نوجوان ایسے مشتبہ رابطے میں آچکا ہے یا اسے شبہ ہے کہ وہ کسی کے جال میں پھنس رہا ہے تو اسے گھبرانے کے بجائے بلا تاخیر پولیس سے رابطہ کرنا چاہیے۔ بروقت اطلاع ملنے سے متاثرہ نوجوان کو ضروری مدد فراہم کرنے اور قانون کے مطابق مزید کارروائی کرنے میں آسانی ہوگی۔ پولیس انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سوشل میڈیا کا استعمال کرتے وقت احتیاط برتیں، نامعلوم افراد پر فوری اعتماد نہ کریں اور کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی اطلاع متعلقہ حکام کو دے کر اپنی اور ملک کی سلامتی کے تحفظ میں تعاون کریں۔

قحط سالی میں مویشیوں کے چارے کے انتظام کو اولین ترجیح

ضلع انتظامیہ کی چارہ خواندگی مہم کے تحت دودھ فروشوں سے براہِ راست گفتگو اور سائنسی طریقوں پر زور

ناندیڑ:۲۳/اکتوبر(ورق تازہ نیوز): ضلع میں قحط کی سنگین صورتحال کے پیش نظر مویشیوں کے لیے متوازن چارے کی فراہمی اور آئندہ کی قلت سے نمٹنے کے لیے ضلعی کلکٹر اور چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) کے تصور پر مبنی چارہ خواندگی مہم (چارہ ساکشرتا ابھیان) کا بھرپور آغاز کیا گیا ہے۔ جس کے تحت آج صبح ۷ سے ۱۰ بجے کے درمیان آنند نگر، دیگلور ناکہ اور سڈکو کے علاقوں میں دودھ فروخت کرنے آئے دیہی مویشی پرور کسانوں سے براہ راست تبادلہ خیال کیا گیا۔اس موقع پر قحط کی موجودہ صورتحال، مویشیوں کی تعداد اور چارے کی آئندہ ضروریات کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے مدکھیڑ تعلقہ کے پاتھرڈ، کاملج، دیواپور؛ ناندیڑ تعلقہ کے پوپڈواڑی، پونے گاؤں، وانگی، سدھ ناتھ، تپا، ناکاپور، کاڈے گاؤں، پاوڈے واڑی، وڈگاؤں، پمپل گاؤں مشری، نالیشور؛ لوہا تعلقہ کے کمبھر گاؤں؛ امری تعلقہ کے سندھی اور نایگاؤں تعلقہ کے گودم گاؤں سے تعلق رکھنے والے دودھ فروش کسانوں کی جامع رہنمائی کی گئی۔ کسانوں کو تلقین کی گئی کہ وہ سویا بین کا بھوسہ جلانے کے بجائے اسے مویشیوں کے لیے استعمال کریں اور فصلی باقیات جیسے سویا بین و چنے کی کنار اور گندم کے بھوسے پر یوریا-مولیسس (Urea-Molasses) پروسیسنگ کرکے ان کی غذائیت میں اضافہ کریں؛ نیز کم خرچ میں ہائیڈروپونکس اور ایزولا (Azolla) تکنیک کے ذریعے ہرا چارہ اگانے، اور ہرے مکئی و نیپیئر گھاس سے مرگھاس (سائلیج) تیار کرکے اسے قحط کے ایام کے لیے سائنسی طریقے سے محفوظ کرنے پر زور دیا گیا۔اس دوران انتظامیہ کی جانب سے ربیع کے سیزن میں چارے کی پیداوار کے لیے سو فیصد سبسڈی پر ہائبرڈ جوار کے بیجوں کی تقسیم کا اعلان کرتے ہوئے موقع پر ہی مستحقین کے آن لائن فارم بھی پُر کروائے گئے،اور کسانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ پہلے اپنے جانوروں کے لیے چارہ محفوظ کریں اور پھر اضافی چارہ پیدا کرکے اسے حکومت کو فراہم کرنے میں پیش قدمی کریں، تاکہ اس مشکل گھڑی میں انتظامیہ اور محکمہ حیوانات کے براہ راست رابطے سے مویشیوں کا مکمل تحفظ اور دودھ فروشوں کے مسائل کا موثر تدارک یقینی بنایا جاسکے۔

دھرم آباد میں ۱لاکھ ۸۵ ہزار روپے مالیت کا مشتبہ ملاوٹ شدہ اناج ضبط

ناندیڑ: ۲۴/اکتوبر(ورق تازہ نیوز): غذائی اشیاء کے معیار کے حوالے سے ملنے والی خفیہ اطلاع کی بنیاد پر کارروائی کرتے ہوئے محکمہ خوراک و ادویات (ایف ڈی اے) ناندیڑ-۲ کی ٹیم نے ۲۳ اکتوبر کو دھرم آباد میں چھاپہ مار کر غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ ہونے کے قوی شبہے میں مجموعی طور پر ۱ لاکھ ۸۵ ہزار ۲۶۴ روپے مالیت کا ۱۶۱۶ کلوگرام غذائی ذخیرہ ضبط کرلیا ہے؛ تفصیلات کے مطابق، دھرم آباد میں واقع میسرز کسان انڈسٹریز کے فروخت کنندہ سید مقبول سید حسین کے تجارتی ادارے کی باریک بینی سے تلاشی کے دوران محکمہ کی ٹیم نے ۱ لاکھ ۷۹ ہزار ۵۲۰ روپے مالیت کا ۸۹۸ کلوگرام کھلا مرچ پاؤڈر، نیز ۵ ہزار ۷۴۴ روپے مالیت کا ۷۱۸ کلوگرام کھانے کا نمک اپنی تحویل میں لے لیا ہے،اور چونکہ مذکورہ غذائی اشیاء کے غیر معیاری (Substandard) اور ملاوٹ شدہ ہونے کا شبہ ہے، اس لیے ان کے نمونے جانچ کے لیے لیبارٹری بھیج دیے گئے ہیں، جن کی تفصیلی رپورٹ موصول ہونے کے بعد فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ (قانون برائے تحفظ خوراک و معیارات) کے تحت متعلقہ افراد کے خلاف مزید سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ واضح رہے کہ یہ کارروائی چھترپتی سمبھاجی نگر ڈویژن کے جوائنٹ کمشنر ایس۔آر۔کرکالے اور ناندیڑ-۲ کے اسسٹنٹ کمشنر آر۔ایم۔بھرکڈ کی بھرپور رہنمائی میں فوڈ سیفٹی آفیسرز اے-ایم تمدوار، وی-ایس لونڈھے اور محترمہ ایس-وی شریرامے پر مشتمل خصوصی ٹیم نے انجام دی، جبکہ محکمہ خوراک و ادویات نے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ شہریوں کو محفوظ اور معیاری اشیائے خوردونوش کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے اس طرح کی اچانک جانچ اور سخت کارروائیوں کا سلسلہ آئندہ بھی بلا تعطل جاری رہے گا۔

ناندیڑ میں مشتبہ ملاوٹی خوردنی تیل کے 1528 کلوگرام ضبط، 3 لاکھ 5 ہزار 680 روپے کا تیل تحویل میں لیا گیا

آزمائشی تجربہ گاہ کی عدم موجودگی اور سنگین خامیوں کے باعث غذائی کاروبار کا لائسنس معطل

ناندیڑ:۲۳/اکتوبر(ورق تازہ نیوز): عوام کو محفوظ اور معیاری غذائی اشیاء فراہم کرنے کے مقصد سے محکمہ خوراک و ادویات انتظامیہ نے ناندیڑ ضلع کے دیگلور تعلقہ میں واقع ایم آئی ڈی سی خانہ پور میں کارروائی کرتے ہوئے ملاوٹ کے شبہ میں 1528 کلوگرام ریفائنڈ سویابین خوردنی تیل ضبط کرلیا۔ ضبط شدہ تیل کی مالیت 3 لاکھ 5 ہزار 680 روپے بتائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ متعلقہ ادارے میں اپنی تجربہ گاہ نہ ہونے اور دیگر سنگین خامیوں کا انکشاف ہونے پر ادارے کا غذائی کاروبار کا لائسنس فوری طور پر معطل کردیا گیا۔محکمہ خوراک و ادویات انتظامیہ کے ناندیڑ سرکل نمبر 2 کی ٹیم نے ایم آئی ڈی سی خانہ پور، تعلقہ دیگلور میں واقع میسرز امیش ایگرو انڈسٹریز کا معائنہ کیا۔اس دوران غذائی کاروباری رماکانت دگمبر پدم وار کے ادارے سے 'داروتی گولڈ' برانڈ کا 1528 کلوگرام ریفائنڈ سویابین تیل ملاوٹ کے شبہ میں ضبط کیا گیا۔ضبط شدہ تیل کی مجموعی مالیت 3 لاکھ 5 ہزار 680 روپے ہے۔معائنے کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ ادارے میں اپنی کوئی تجربہ گاہ موجود نہیں ہے۔اس کے علاوہ دیگر سنگین خامیاں بھی پائی گئیں۔ان بے ضابطگیوں کے پیش نظر محکمہ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ ادارے کا غذائی کاروبار کا لائسنس معطل کردیا۔ یہ کارروائی چھترپتی سمبھاجی نگر ڈویژن کے جوائنٹ کمشنر برائے خوراک ایس آر کرکالے کی ہدایات اور ناندیڑ سرکل نمبر 2 کے اسسٹنٹ کمشنر برائے خوراک آر ایم بھرکڈ کی رہنمائی میں فوڈ سیفٹی آفیسر وی ایس لونڈھے نے انجام دی۔محکمہ خوراک و ادویات انتظامیہ کی جانب سے عوام کو محفوظ اور معیاری غذائی اشیاء فراہم کرنے کے لیے مسلسل جانچ اور معائنہ کیا جارہا ہے۔انتظامیہ نے غذائی اشیاء تیار کرنے اور فروخت کرنے والے کاروباری اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ مقررہ اصول وضوابط کی پابندی کریں، تاکہ عوام کی صحت کا تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔

قحط سالی کا ناجائز فائدہ اٹھانے والے غیر قانونی ساہوکاروں کے خلاف سخت کارروائی:

ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے کا فوری نوٹس اور عوام سے بلا خوف شکایات درج کروانے کی اپیل

ناندیڑ:۲۴/اکتوبر(ورق تازہ نیوز): ضلع میں قحط سالی کے باعث پیدا ہونے والی معاشی صورتحال کا ناجائز فائدہ اٹھا کر غیر قانونی ساہوکاروں کی جانب سے بھاری شرح سود پر قرض دینے اور زبردستی وصولی کرنے کی بڑھتی ہوئی شکایات کا سخت نوٹس لیتے ہوئے ضلعی کلکٹر راہل کرڈیلے کی زیر صدارت آج ایک اہم ضلعی سطحی جائزہ اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں انہوں نے متعلقہ محکموں کو موصولہ شکایات کی انفرادی سطح پر جانچ کرکے قصوروار غیر قانونی ساہوکاروں کے خلاف فوری اور کڑی کارروائی کرنے کے واضح احکامات جاری کیے ہیں۔ اس اہم اجلاس میں ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے نمائندے، ڈسٹرکٹ ڈپٹی رجسٹرار آف کوآپریٹو سوسائٹیز ناندیڑ، اور تمام تعلقہ جات کے اسسٹنٹ رجسٹرارز آف کوآپریٹو سوسائٹیز نے شرکت کی؛ جہاں شکایات کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ضلعی کلکٹر نے ہدایت دی کہ شکایات کی فوری تصدیق کرکے قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جائے، اور اس مہم میں محکمہ محصول (ریونیو) اور پولیس انتظامیہ کی جانب سے محکمہ امداد باہمی (کوآپریشن ڈپارٹمنٹ) کو ہر ممکن تعاون فراہم کیا جائے گا۔ ضلعی کلکٹر راہل کرڈیلے نے شہریوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ اگر کوئی بھی ساہوکار قحط کی اس مشکل گھڑی کا فائدہ اٹھا کر زیادہ سود وصول کرتا ہے یا قرض کی وصولی کے لیے دباؤ، دھمکی یا زبردستی کا سہارا لیتا ہے تو شہری کسی بھی قسم کے دباؤ یا خوف کا شکار ہوئے بغیر بلا جھجک اپنی شکایت تعلقہ کی سطح پر اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز یا ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز، ناندیڑ کے دفتر میں درج کروائیں۔ انہوں نے عوام کو مکمل یقین دہانی کروائی ہے کہ شکایت کنندہ کا نام صیغہ راز میں رکھا جائے گا اور 'مہاراشٹر منی لینڈنگ (ریگولیشن) ایکٹ ۲۰۱۴' کے تحت تمام شکایات کی مکمل چھان بین کرکے غیر قانونی ساہوکاری ثابت ہونے پر متعلقہ ساہوکاروں کے خلاف سخت ترین قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی؛ نیز انہوں نے واضح کیا کہ قحط کے ان کٹھن حالات میں مالی تنگی کا شکار شہریوں کو استحصالی اور غیر قانونی ساہوکاروں سے محفوظ رکھنے کے لیے ضلعی انتظامیہ پوری طرح مستعد ہے اور شہری ایسے واقعات سامنے آنے پر فوراً انتظامیہ سے رجوع کریں۔

رام کدم کے پاس آڈیو کلپ کی تاریخ کہاں سے آئی؟: منوج جرنگے

ممبئی: ۲۴/اکتوبر(ایجنسی): مراٹھا ریزرویشن تحریک کے لیڈر منوج جرنگے پاٹل نے شیوسینا لیڈر رام داس کدم اور ان کے بیٹے یوگیش کدم پر شدید تنقید کی۔ جرنگے نے کہا کہ کدم لوگوں کو ابہام میں ڈال رہے اور وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے درمیان اختلافات پیدا کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ رام داس کدم کو متنازع آڈیو کلپ کی تاریخ کیسے معلوم ہوئی، جبکہ خود انہیں بھی اس تاریخ کا علم نہیں تھا۔ جرنگے پاٹل نے مطالبہ کیا کہ وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ اس معاملے کی مکمل جانچ کرائیں اور اس کے پیچھے موجود حقیقت کو سامنے لائیں۔ منوج جرنگے پاٹل نے کہا کہ رام داس کدم اس معاملے میں حد سے زیادہ جلد بازی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، "میں نے رام داس کدم کو ہمیشہ 'بھاؤ' (بھائی) کہہ کر مخاطب کیا ہے۔ میں رام داس کدم اور نارائن رانے دونوں کا احترام کرتا ہوں۔ ایکناتھ شندے کو بدنام کرنا میرا مقصد نہیں ہے، لیکن آڈیو کلپ کی تاریخ خود رام داس کدم ظاہر کررہے ہیں۔ اس سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ شندے کے ساتھ ہیں یا بی جے پی کے ساتھ؟" انہوں نے مزید کہا کہ اگر انہیں ۵۰۰ کروڑ روپے دیے جانے کا دعویٰ کیا جارہا ہے تو یہ بات مراٹھا سماج کے سامنے واضح طور پر پیش کی جانی چاہیے۔ انہوں نے سوال کیا کہ جب آڈیو کال میں آپس میں بات چیت کرنے والے لوگ یہ دعویٰ کررہے ہیں کہ رقم دی گئی تھی تو ان سے پوچھ گچھ کیوں نہیں کی جاتی کہ انہوں نے ایسا دعویٰ کس بنیاد پر کیا؟ منوج جرنگے نے متنازع آڈیو کلپ کو حقیقی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اب کوئی یہ نہ کہے کہ یہ کلپ اے آئی کے ذریعے تیار کی گئی ہے یا جعلی ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ جس دور کی یہ ریکارڈنگ بتائی جارہی ہے، اس وقت اے آئی تکنیک اس قدر ایڈوانس نہیں تھی کہ اس طرح کا کام کرسکے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے لوگوں کو بچانے کے لیے آڈیو کلپ کو جعلی قرار دینے کا سلسلہ بند ہونا چاہیے۔ جرنگے پاٹل نے خبردار کیا کہ اگر ہر مرتبہ ایسے لوگوں کو تحفظ فراہم کیا گیا تو اسکے نتائج متعلقہ افراد کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس معاملے کی جانچ میں حکومت کو ہر ممکن تعاون دینے کے لیے تیار ہیں، لیکن حقیقت کا سامنے آنا ضروری ہے۔

ناندیڑ میں ریشم کی کھیتی کو فروغ:

زیرِ التوا مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کے ضلع کلکٹر کے احکامات، ۷۰ کسانوں میں تربیتی اسناد کی تقسیم

ناندیڑ:۲۳/اکتوبر(ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں ریشم کی کھیتی (Sericulture) کے وسیع مواقع اور قحط جیسی صورتحال کے باوجود کسانوں کی جانب سے شہتوت کی شجرکاری کو ملنے والے بہترین ردعمل کے پیش نظر ضلعی کلکٹر راہل کرڈیلے نے متعلقہ محکموں کو سخت ہدایت دی ہے کہ وہ شہتوت کی شجرکاری اور کیڑے پالنے کے مراکز (Silk Rearing Houses) کے لیے باہمی تال میل سے کام کریں اور ریشم کی کھیتی سے متعلق سبسڈی نیز 'ناناجی دیشمکھ کرشی سنجیونی یوجنا' کے تحت زیر التوا معاملات کو فوری طور پر حل کریں۔ وہ یہاں کلکٹریٹ کے نیوجن بھون میں 'سیوا سنکلپ ابھیان' کے تحت ڈسٹرکٹ سلک آفس اور اسٹیٹ بینک آف انڈیا رورل سیلف ایمپلائمنٹ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (SBI RSETI) کے اشتراک سے ریشم پیدا کرنے والے کسانوں کے مسائل اور ان کے تدارک کے لیے منعقدہ ایک اہم جائزہ اجلاس کی صدارت کررہے تھے۔ ضلعی کلکٹر نے کسانوں کی تفصیلی رہنمائی کرتے ہوئے کہا کہ ریشم کی کھیتی سے سال میں دو مرتبہ آمدنی حاصل کی جاسکتی ہے اور اگر مناسب انتظام و منصوبہ بندی کی جائے تو ایک ایکڑ اراضی سے سالانہ ڈیڑھ سے دو لاکھ روپے تک کا خالص منافع کمایا جاسکتا ہے، لہٰذا زیادہ سے زیادہ کسان، بالخصوص چھوٹے کسان اس منافع بخش پیشے کی طرف راغب ہوں۔ اس اہم اجلاس میں ضلع کے مختلف تعلقہ جات سے آئے تقریباً ۲۰۰ ریشم پیدا کرنے والے کسانوں نے شرکت کی، جن میں سے ہر تعلقہ کے دو نمائندہ کسانوں نے کلکٹر کے روبرو اپنے مسائل پیش کیے، جنہیں فوری طور پر درج کرتے ہوئے کلکٹر نے متعلقہ محکموں کو کارروائی اور التوا کا شکار کام جلد مکمل کرنے کا حکم دیا۔ اس موقع پر ایس بی آئی آرسیٹی کے زیر اہتمام ریشم کی کھیتی کی دس روزہ رہائشی تربیت کامیابی سے مکمل کرنے والے دو بیچز کے مجموعی طور پر ۷۰ کسانوں کو ضلعی کلکٹر راہل کرڈیلے کے دست مبارک سے اسناد تقسیم کی گئیں اور ایک نئے تربیتی بیچ کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ اس پروگرام میں ڈسٹرکٹ سلک ڈیولپمنٹ آفیسر اشوک وڈولے نے محکمے کی مختلف اسکیموں کی معلومات فراہم کیں، جبکہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنگ ایگریکلچر آفیسر دت کمار کلسائیت نے محکمہ زراعت کی جانب سے مہیا کروائے جانے والے تعاون پر روشنی ڈالی؛ تقریب میں ایس بی آئی آرسیٹی کے ڈائرکٹر کیلاش جائیبھائے (جنہوں نے پروگرام کے افتتاحی کلمات ادا کیے)، ایچ آئی ایم ڈبلیو پی (HIMWP) کے پروجیکٹ کوآرڈینیٹر دنیش کھڈسے اور گلوبل وکاس ٹرسٹ کے پروجیکٹ مینیجر وجے گواہنے سمیت کئی معززین موجود تھے، جبکہ اس پورے پروگرام کو کامیاب بنانے میں آرسیٹی کے آشیش کمار راوت، سلک آفس کی سینئر ٹیکنیکل اسسٹنٹ گنجن جادھو، ٹیکنیکل اسسٹنٹس زوجی کورکے، ابھے ٹلکرنی، دت بھکلے، سنتوش سالنکھے اور ترقی یافتہ کسان رتنا کرڈ ھگے سایا لکرنے بھرپور محنت کی۔

مہاراشٹر یکساں سول کوڈ کمیشن کی جانب سے طلب کئے گئے اعتراضات و مشورے آئین ہند کے مطابق دیئے جائیں گے: مولانا حلیم اللہ قاسمی

ممبئی:24/اکتوبر(پریس ریلیز): صوبہ مہاراشٹر میں یکساں کوڈ کے نفاذ کے تعلق سے مہاراشٹر حکومت نے سبکدوش جسٹس رنجنا دیسائی کی قیادت میں ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی ہے جس نے اس تعلق سے کارروائی شروع کردی ہے۔ کمیشن کی جانب سے عوامی اعتراضات اور مشورے طلب کیے گئے ہیں۔ عوامی اعتراضات اور مشورے کس ڈھنگ سے دیے جائیں اس تعلق سے دفتر جمعیۃ علماء مہاراشٹر میں ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ میٹنگ میں صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ قاسمی، نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا محمد عارف عمری، جنرل سکریٹری مفتی محمد یوسف قاسمی، خازن مولانا اشتیاق احمد قاسمی، ناظم تنظیم مفتی حفیظ اللہ قاسمی، قانونی مشیر ایڈوکیٹ شاہد ندیم و دیگر نے شرکت کی۔ دوران میٹنگ یہ طے پایا کہ کمیشن کی جانب سے طلب کیے گئے اعتراضات اور مشوروں پر ہر طرح سے غور کرنے کے بعد قانونی پہلوؤں کو دھیان میں رکھتے ہوئے جوابات مرتب کیے جائیں گے۔ اس ضمن میں مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ جمعیۃ علماء مہاراشٹر یہ سمجھتی ہے کہ ہمارا ملک ایک مذہبی ملک ہے جس میں لاتعداد مذاہب کے ماننے والے رہتے ہیں، ہندوستان کے دستور میں تمام مذاہب کو برقرار رہنے، ان کے مطابق عمل کرنے کی آزادی رکھی گئی ہے، نیز یکساں سول کوڈ اس مذہبی آزادی کو متاثر کیے بغیر تشکیل نہیں دیا جاسکتا ہے، اس لئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر اس کے نفاذ کو غیر آئینی اور غیر ضروری سمجھتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت مہاراشٹر نے جو سوالنامہ مرتب کیا ہے، اس کی متعدد دفعات مسلم پرسنل لاء سے متصادم ہیں، جیسے نکاح، طلاق، وصیت، وراثت جیسے شرعی امور میں صریح مداخلت کا راستہ کھولا گیا ہے، اس لئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر اس تجویز کو یکسر مسترد کرتی ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ حکومت مہاراشٹر کے سوالنامے میں لیوان ریلیشن شپ کو قانونی جواز مہیا کرنے پر کافی زور صرف کیا گیا ہے۔

CHANGE IN NAME

Passport no.K8530653, Old name - **Madiha Fatema,** New name - **Madiha Fatema Mohammed Aqeel,** Address - 8-1-323, Milind Nagar, Mandhai, Nanded 431604

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Old name - **Mohammed Akheel/ Mohammed Aqeel,** New name - **Mohammed Aqueel,** Adress - 8-1-323, Milind nagar,Nanded 431604

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Old name - **Shirin Fatema/ Shireen Fatema,** New name - **Shireen Fatema Mohammed Aqeel,** Address -8-1-323 Milind Nagar , Nanded 431604

پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔ آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی محمدیہ کالونی، مالٹیکری روڈ، ناندیڑ-431604

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED- 431604